https://famousurdunovels.blogspot.com/

جدہ کی گلیوں میں

حمنہ تنویر

http://primenovels.blogspot.com/

جدہ کی گلیوں میں

حمنہ تنویر

مکمل ناول

"ہائے اگر یہ مر گئی پھر؟"

وہ آنکھیں پھیلائے سامنے دیکھتی ہوئی بولی۔

"میں زندہ نہیں چھوڑوں گی اگر رانیہ کو کچھ ہوا..."

حنا اشک بہاتی ہوئی بولی۔

"تم نے پہلے ہی سوگ منانا شروع کر دیا ہے پہلے دیکھ تو لو کیا پتہ ہاسپٹل لے جائیں اور بچ جائے یہ...."

وہ کشن اٹھا کے اسے مارتی ہوئی بولی۔

"مشل, حنا اٹھ کر نماز پڑھ لو... "

باہر سے آواز سنائی دی لیکن دونوں نظر انداز کرتی ٹی وی کی اسکرین کو گھور رہی تھیں۔

"اللہ کرے بچ جائے... "

حنا ہاتھ پھیلائے دعا مانگ رہی تھی۔

"سنائی نہیں دے رہا تم دونوں کو؟ کتنی بار آوازیں دے چکی ہوں ایسے بیٹھی ہیں جیسے کچھ سنا ہی نہیں... "

رقیہ اندر آکر دونوں پر چلا رہی تھی اور وہ دونوں ابھی تک ایسے بیٹھی تھیں جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا۔

"اس نحوست کو میں نے باہر ہی پھینک دینا ہے... "

وہ ٹی وی کا سوئچ اتارتی ہوئی بولی۔

"یہ کیا جلدی سے آن کریں... رانیہ کی سرجری ہو رہی ہے۔"

مشل بے چینی سے پہلو بدلتی ہوئی بولی۔

"تمہاری ماسی کی بیٹی نہیں ہے اور ٹائم دیکھو ذرا اٹھ کر نماز پڑھو دونوں...."

وہ باری باری دونوں کو گھورتی ہوئی بولیں۔

"اتنی دیر میں چاہے وہ مر جائے.... "

حنا سوں سوں کرتی ہوئی بولی۔

"مر جائے میری بلا سے... آج تمہارے ابو کو کہتی ہوں یہ کیبل ہی اتروا دیں,سارا دن یہی لگا رہتا ہے یہاں... اب تم دونوں اٹھتی ہو یا میں ڈنڈا نکالوں؟"

وہ کاٹ دار لہجے میں بولیں۔

"توبہ توبہ... "

مشل کانوں کو ہاتھ لگاتی باہر نکل گئی۔

حنا مسکرا کر انہیں دیکھتی سلیپر پہنے لگی۔

"جلدی کر لو...ٹائم ختم ہو جاتا اس کے بعد دونوں مصلے پر کھڑی ہو جاتیں... "

وہ بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئیں۔

مشل سرعت سے وضو کر کے جائے نماز پر آ کھڑی ہوئی۔

آدھی رکعتیں پڑھیں اور آدھی چھوڑ دیں...

اسے ڈرامے کی فکر تھی۔

"تم نے اتنی جلدی پڑھ لی؟"

حنا ششدر سی بولی۔

"ہاں میری سپیڈ تیز ہے نہ... اب میں تو چلی ڈرامہ دیکھنے۔"

وہ کھلکھلا کر کہتی جائے نماز تہہ لگانے لگی۔

حنا رونے والی شکل بنائے نیت کرنے لگی۔

مشل منہ پر ہاتھ رکھے اسکرین کو دیکھ رہی تھی جب حنا اندر آئی۔

"کیا ہوا؟ بچ گئی؟"

وہ اس کے دائیں جانب آ کر بیٹھ گئی۔

"بدتمیزوں نے مار دیا... دل تو چاہ رہا ہے منہ توڑ دوں کیا ہوجاتا اگر بچا لیتے اسے۔"

وہ منہ بسورتی ہوئی بتانے لگی۔

"ہائے مار دیا؟"

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"دفعہ کرو اس ڈرامے کو یہ نیا گانا آیا ہے اس پر ڈانس کریں گے... "

وہ چینل بدلتی ہوئی بولی۔

حنا دلچسپی سے اسکرین پر ڈانس کرتی لڑکی کے سٹیپس دیکھنے لگا۔

"ہاں گانا بھی اچھا ہے... ماموں کی شادی پر کریں گے ڈانس۔ "

وہ کھل کر مسکرائی۔

"تم دیکھو اُنسا کا فون آ رہا میں آتی ہوں..."

وہ فون اٹھا کر باہر نکلی اور دبے پیر زینے چڑھتی چھت پر آ گئی۔

دوپہر کے وقت کڑی دھوپ لگی ہوئی تھی۔

وہ چھاؤں میں آ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو اُنسا؟"

وہ فون کان سے لگاتی ہوئی بولی۔

"یار بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں... میں نے تمہیں بتایا تھا نہ ریحان کا؟"

وہ سوں سوں کرتی بول رہی تھی۔

"ہاں.. لیکن ہوا کیا بتاؤ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے تمہاری آواز سن کے... "

وہ ہونق ذدہ سی اسے سن رہی تھی۔

"یار اس نے مجھے دھوکہ دیا... وہ کسی اور کے ساتھ ریلیشن میں ہے مجھ سے شادی کے وعدے کر کے اب مکر گیا ہے۔"

وہ ہچکیاں لیتی بول رہی تھی۔

"میرے سامنے لے آؤ... چھوڑوں گی نہیں میں اسے۔"

وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

"میں کیسے رہوں گی اس کے بغیر اب؟ میں نے تو ماما کو بھی بتا دیا تھا۔"

وہ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

"یہ تو بہت برا ہوا... پھر اب؟"

وہ تاسف سے بول رہی تھی۔

"اسی وجہ سے ماما مجھے پاکستان لے آئی ہیں۔"

وہ آہ بھرتی ہوئی بولی۔

"اب کیا ہو گا؟ آنٹی تمہاری شادی کسی اور سے کر دیں گیں؟"

وہ متفکر سی بولی۔

"ہاں نہ... اسی لئے تو پاکستان لے آئی ہیں۔"

"تم کیا کرو گی اب؟"

وہ اداسی سے گویا ہوئی۔

"تمہیں میری ہیلپ کرنی پڑے گی بس... میں کچھ نہیں جانتی۔اگر میری شادی ریعان سے نہ ہوئی تو میں خود کو کچھ کر لوں گی۔"

وہ قطعیت سے بولی۔

"میں کیسے ؟"

وہ ششدر سی بولی۔

"میں تمہیں رات میں کال کروں گی پھر بتاؤں گی کیسے... ابھی کوئی آ گیا ہے۔"

وہ دروازے کو دیکھتی فون بند کر گئی۔

وہ چند لمحے فون کو گھورنے لگی۔

"کتنے برے ہوتے ہیں نہ یہ لڑکے... پیار کا کہہ کر ٹائم پاس کیا اور چلتے بنے۔"

وہ ہنکار بھرتی زینے اترنے لگی۔

"اس ٹائم اوپر کیا کر رہی تھی تم؟"

رقیہ کچن کے دروازے میں کھڑی اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

"اُنسا کا فون تھا۔"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"نیچے بھی بات کر سکتی تھی ہم کھا تو نہیں جائیں گے تمہاری دوست کو... "

وہ جل کر بولیں۔

"کیا بھروسہ آپ کا... "

وہ کہتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

"زبان دیکھو اس لڑکی کی گز جتنی لمبی ہے...."

وہ کلس کر بولیں۔

~~~~~~~~~

مشل کے والدین کی موت ہو چکی ہے جو اب اپنے چاچو اور چاچی کے ساتھ رہتی ہے۔حنا اور زین افضل اور رقیہ کے بچے ہیں۔

اُنسا اور اس کی فیملی سعودی عرب میں مقیم ہے۔خو اکثر و بیشتر پاکستان آتے رہتے ہیں۔

~~~~~~~~~

"کیا کر رہی ہو؟"

حنا اس کے کان سے ہینڈ فری نکالتی ہوئی بولی۔

"سانگ سن رہی ہوں...."

وہ خفگی سے دیکھتی اس کے ہاتھ سے ہینڈ فری لیتی ہوئی بولی۔

"نماز کا ٹائم پھر چاچی نے شروع ہو جانا..."

وہ گھڑی پر نظر ڈالتی روہانسی ہو گئی۔

"میں تو پہلے ہی پڑھنے لگی ہوں.... چھ بجے فلم آنی ہے۔"

حنا کہتی باہر نکل گئی۔

وہ منہ بسورتی دروازے کو گھورنے لگی۔

چند لمحے خاموشی کی نذر ہو گئے۔

وہ فون کو دیکھنے لگی جو وائبریٹ ہو رہا تھا۔

"ہاں بتاؤ اب... "

وہ بے صبری سے بولی۔

"یار تم اس کے پاس جاؤ اور بات کرو اس سے... "

وہ لب کاٹتی ہوئی بولی۔

"میں سعودیہ کیسے؟"

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"یار دیکھو میں گئی تو وہ پتہ نہیں کیسا رد عمل ظاہر کرے... اس لئے تم اسے راضی کرو۔مجھے دوبئ جانا ہے اس لئے ہم گھر بتائیں گے کہ دونوں سعودیہ جا رہے ہیں لیکن تم سعودی چلی جانا اور میں دوبئ۔"

وہ مسکرا کر بولی۔

"تم نے دوبئ کیوں جانا؟"

مشل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"وہ مجھے کچھ کام تھا... پورا ہونے پر تمہیں بتاؤں گی۔"

وہ ہڑبڑا کر بولی۔

"اچھا چلو میں بات کرتی ہوں چاچی سے.. لیکن تم ٹینشن مت لینا میں اسے راضی کر لوں گی۔"

وہ متفکر سی بولی۔

"ہاں تم بات کرو... کہ تم نے عمرہ کرنے جانا ہے میرے ساتھ.. باقی ویزہ وغیرہ میں دیکھ لوں گی تم اپنا پاسپورٹ بھجوا دینا مجھے۔"

مشل انہماک سے اسے سن رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں بات کر کے دیکھتی ہوں... "

اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

"کیا بات کر رہی تھی؟"

حنا آبرو اچکا کر بولی۔

"کچھ نہیں تم ٹی وی آن کرو... "

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی ہوئی بولی۔

"یار کتنی اچھی لگ رہی ہے نہ؟"

وہ حسرت بھری نگاہوں سے ایکٹریس کو دیکھ رہی تھی۔

"بس ٹھیک ہے... اتنی بھی پیاری نہیں۔"

حنا منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"کاش چاچو منع نہ کرتے تو میں بھی ایسے جینز شرٹ پہنتی.... میں بھی اتنی ہی پیاری لگتی۔"

وہ دل کے زخم کرید رہی تھی۔

"بس تم اس بات کو کبھی مت چھوڑنا.. تمہیں سن سن کر تو اب میرا بھی دل کرتا ہے میں بھی پہنوں۔"

وہ اسکرین کو دیکھتی ہوئی بول رہی تھی۔

رقیہ دروازے کے عقب میں کھڑی دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"یہ میری بیٹی کو بھی خراب کر دے گی... بات کرتی ہوں اس کے ابو سے شادی کر کے چلتا کریں یہاں سے۔"

وہ کلس کر کہتی کچن میں چلی گئی۔

"میں نماز پڑھ لوں ورنہ چاچی ڈھول لے کر سر پر کھڑی ہو جائیں گیں اور جب تک پڑھ نہیں لیتی ایک انچ نہیں ہلے گیں یہاں سے..."

وہ کوفت کر کہتی دوپٹہ اٹھانے لگی۔

حنا منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی۔

مشل گھورتی ہوئی باہر نکل گئی۔

~~~~~~~~~

"مشل میرا ایک کام کرو گی؟"

زین اس کی راہ میں حائل ہوتا ہوا بولا۔

"کون سا کام؟ اور کیوں کروں میں؟ کام والی لگتی ہوں؟"

وہ بگڑ کر بولی۔

"حنا پڑھائی کر رہی ہے اس لئے تمہیں کہہ رہا ہے صبح آفس جانا ہے میری شرٹ پریس کر دو...."

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"مجھ سے نہیں ہوتی... اپنی امی کو بول دو میں چاچو سے بات کرنے جا رہی ہوں۔"

وہ سائیڈ سے آگے نکلتی ہوئی بولی۔

"امی تو کر دیں گیں کیا ہو جاتا اگر تم کر دیتی..."

وہ سرد آہ بھرتا ہوا بولا۔

"ہاں بیٹا بولو کیا بات کرنی ہے؟"

وہ اس کا مدعا سننے کے منتظر تھے۔
~~~~~~~~~

"مجھے عمرہ کرنے جانا ہے اُنسا کے ساتھ... "

بنا کسی تمہید کے اس نے بول دیا۔

"یہ اچانک کہاں سے خیال آ گیا؟ اور اکیلی کیسے بھیج دیں تمہیں؟"

وہ لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولے۔

"چاچو میں کچھ نہیں جانتی مجھے اپنی دوست کے ساتھ جانا ہے تو مطلب جانا ہے... امی کے دو کنگن بیچ دیں میرا کام ہو جائے گا۔"

وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

"لیکن یہ مناسب نہیں... تم صبر کر لو زین کچھ سیٹ ہو جائے تو میں اور تمہاری چاچی خود لے جائیں گے۔"

اب کہ انہوں نے نرمی سے سمجھانا چاہا۔

"میرے امی ابو ہوتے تو کبھی منع نہ کرتے... چاچی نے یونیورسٹی جانے سے منع کیا میں چپ ہو گئی اور اب آپ مجھے یہاں جانے سے بھی منع کر رہے ہیں۔"

وہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

اب کہ اس نے آخری حربہ استعمال کیا۔

"اچھا میں تمہاری چاچی سے بات کرتا ہوں.. لیکن آئندہ تم یہ بات نہیں کرو گی ہم نے ہمیشہ تمہیں اور حنا کو ایک سی اہمیت دی ہے اس لئے اپنے دماغ سے یہ غبار نکال دو۔"

وہ تنبیہ کرتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"جی اچھا... "

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

وہ کہتی ہوئی کھڑی ہوئی اور باہر نکل آئی۔

"مجھے پتہ تھا جذباتی ہونے سے ہی کام چلے گا... "

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"کون سا کام؟"

عقب سے زین نکلتا ہوا بولا۔

"تم میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہو؟ کوئی کام کاج نہیں تمہیں؟"

وہ ناگواری سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"پھر بھی تمہیں سمجھ نہیں آتا... "

وہ پیشانی پر ہاتھ مارتا اس کی عقل پر ماتم کرنے لگا۔

"جی کیونکہ مجھے سمجھنا ہی نہیں ہے سو تم اپنے کام سے کام رکھا کرو... مجھے اپنے کام میں دخل اندازی بہت ناگوار گزرتی ہے۔"

وہ گھور کر کہتی اس چھوٹے سے صحن کو عبور کرتی سامنے کچن میں چلی گئی۔

"پتہ نہیں کب تمہیں سمجھ آئے گی؟"

وہ دیوار سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔

~~~~~~~~

"کیا کہہ رہی تھی آپ کی لاڈلی؟"

رقیہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"عمرہ کرنے جانا ہے اپنی اس سہیلی کے ساتھ... "
~~~~~~~~

وہ داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"اب یہ بیٹھے بٹھائے کیا سوجھ گئی اسے؟"

وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگی۔

"بس کیا کہہ سکتے ہیں؟ بن ماں باپ کی بچی ہے اگر ہر کام سے روکتے رہے تو بد گمان ہو جائے گی... تم کیا کہتی ہو؟"

پریشانی ان کے چہرے سے عیاں تھی۔

"اکیلی کہاں سب کام کرے گی؟ بھلا زمانہ ہے اکیلی لڑکیوں کو بھیجنے کا... آپ بھی عجیب ہی باتیں کرتے ہیں۔"

وہ منہ بناتی ہوئی بولیں۔

"مناسب تو مجھے بھی نہیں لگ رہا... لیکن وہ متنفر ہو جائے گی۔"

وہ پرسوچ انداز میں بولے۔

"میری بات سنیں آپ.... جلدی سے کوئی رشتہ ڈھونڈیں اور اسے اگلے گھر بھیجیں میری حنا کو بھی خراب کر رہی ہے یہ... "

وہ ہنکار بھرتی ہوئی بولیں۔

"زبردستی تو نہیں کر سکتا نہ... پہلے اس نے ملتوی کیا تھا اب کیسے پھر سے شادی کا چرچا کر دیں؟"

وہ خفگی سے بولے۔

"خود ہی سمجھا لیں اپنی بھتیجی کو.... چپ چاپ گھر میں رہے کہیں نہیں جانا۔"

وہ کہتی ہوئی بیڈ کی چادر درست کرنے لگیں۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے خاموش ہو گئے۔

~~~~~~~~~

وہ چارپائی پر لیٹے فون کی اسکرین کو گھور رہی تھی۔

"کتنا مزہ آئے گا سعودیہ عرب میں؟ اکیلی گھوموں پھروں گی.... کتنی اچھی جگہ ہیں یہ سب۔"

اس کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

"چاچی آپ سے بات کی چاچو نے؟"

وہ رقیہ کو دیکھتی اٹھ بیٹھی۔

"ہاں بتایا تھا تمہارا ڈرامہ... اب کیا شوق چڑھا ہے تمہیں عمرہ کرنے کا؟ نماز تو پڑھی نہیں جاتی... "

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے آڑے ہاتھوں لیتی ہوئی بولیں۔

"میری زندگی کا ہر فیصلہ آپ نہیں لے سکتے.... مجھے جانا ہے تو مطلب جانا ہے اور اگر آپ نماز پڑھتی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں دوسروں پر تنقید کریں۔"

وہ تنک کر بولی۔

"دیکھو ذرا کیسے زبان چلا رہی ہو؟ کچھ شرم کر لو کل کو سسرال جاؤ گی تو کیا کہیں گے وہ... "

وہ ضبط کرتی ہوئی بولیں۔

"یہی کہیں گے کتنی پیاری بچی ہے اور ویسے بھی میرے سسرال کی ٹینشن نہ لیں آپ... جب تک میری بات نہیں مان لیتے مجھ سے کوئی بات نہ کرے نہ ہی کھانے کا پوچھے۔"

وہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل کر زینے چڑھنے لگی۔

"بد دماغ کہیں کی.... "
~~~~~~~~~

وہ ہنکار بھرتی حنا کو اٹھانے لگیں۔

~~~~~~~~~

"بیٹا ایسے ضد نہیں کرتے...."

وہ نرمی سے کہتے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"چاچو میں بتا چکی ہوں مجھے جانا ہے وہاں... "

وہ رخ پھیر کر بیٹھ گئی۔

"لیکن تم خود سوچو اکیلی کیسے؟"

وہ جھنجھلا کر بولے۔

"اکیلی تو نہیں ہوں... ماموں کو فون کیا تھا میں نے انہوں نے کہا ہے آ جاؤ۔"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"لیکن رزاق تو ناراض تھا؟ پھر کیسے؟"

وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگے۔

"ناراض تھے لیکن اب ناراضگی ختم کر دی ہے انہوں نے... اب آپ بلاوجہ رکاوٹ نہ ڈالیں۔"

وہ خفا انداز میں بولی۔

"لیکن...."

"میں بتا چکی ہوں سب کو... اب مزید کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ ان کی بات کاٹ کر کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ تاسف سے دروازے کو دیکھنے لگے۔
~~~~~~~~~

"ہیلو! ..."

وہ فون کان سے لگاتی زینے چڑھنے لگی۔

"ہاں کیا بنا پھر؟ مان گئے چاچو؟"

وہ بے چینی سے استفسار کرنے لگی۔

"یار پتہ نہیں امید تو ہے.... "

وہ سرد آہ بھرتی ہوئی بولی۔

"مشل صرف تم ہی میری مدد کر سکتی ہو کیونکہ ایک سچا دوست ہی مشکل وقت میں کام آتا ہے۔"

وہ آسودگی سے کہتی فون بند کر گئی۔

"کوشش کر تو رہی ہوں میں.... "

وہ فون کو دیکھتی اداسی سے بولی۔

~~~~~~~~

آج تیسرا روز تھا... مشل نے کھانے کا بائیکاٹ کر رکھا تھا نہ ہی کسی سے مخاطب ہو رہی تھی۔

"پریشان کر رکھا اس لڑکی نے مجھے بتائیں میں کیا کروں؟ کل کو کچھ ہو گیا تو سب نے مجھے طعنے دینے ہیں چاچی نے مار دیا بھتیجی کو... "

وہ کوفت سے کہتی ٹہلنے لگیں۔

"کیا کر سکتے ہیں مان جاؤ... ویسے بھی سعودی عرب جانا ہے نہ وہاں کا ماحول اچھا ہے بھیج دیتے ہیں نیکی کے کام کی خاطر جانا چاہتی ہے رکاوٹ بننا اچھا نہیں... "

وہ سوچ بچار کر کے بولے۔
~~~~~~~~

"ایسے ہی ہر بات منوانے گی پھر وہ آگے بھی... "

رقیہ بے چینی سے پہلو بدلتی ہوئی بولی۔

"تمہارے کہنے پر یونیورسٹی نہیں گئی نہ وہ اب ایک بات اس کی بھی مان لیتے ہیں اس کا بھی دل رکھ لیتے ہیں۔کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

وہ ہاتھ اٹھا کر سختی سے بولے۔

"مجھے کیا جو مرضی کریں... "

وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئیں۔

"مشل بیٹا بات سنو.... "

افضل صاحب کمرے کا دروازہ بجاتے اندر داخل ہوئے۔

وہ اٹھ کر دوپٹہ اوڑھنے لگی۔

"جی؟"

سر جھکا ہوا تھا۔

"اپنے چاچو سے بھی ناراض ہو تم؟"

وہ خفا انداز میں بولے۔

جواباً وہ خاموش رہی۔

"اپنی امی کے کنگن لا دو... میں واپسی پر سنار کو بیچ آؤں گا پھر تم ویزے کا کام مکمل کروا لینا پاسپورٹ تو بنا ہوا ہے تمہارا... "

وہ نرمی سے بولے۔

وہ متحیر سی انہیں دیکھنے لگی۔

"سچ میں؟"

وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

"تم بھی میری بیٹی ہو اور آئندہ یہ خیال اپنے دماغ میں مت لانا کہ حنا اور مشل میں کوئی فرق ہے۔"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"تھینک یو چاچو... "

وہ سرشار سی بولی۔

"جاؤ اب پھر حنا کو کالج بھی چھوڑنا ہے دیر ہو جائے گی۔"

وہ گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے بولے۔

"ابھی لائی بس... "

وہ خوشی سے چہکی۔

~~~~~~~~~~

"مجھے تمہارا سمجھ نہیں آ رہا, تم میرے ساتھ کیوں نہیں چل رہی؟"

وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم دعا کرو میں جس کام سے دوبئ جا رہی ہوں وہ کام ہو جائے تو سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گی... "

وہ اس کے گلے لگتی ہوئی بولی۔

"لیکن پھر بھی پتہ تو چلے میں کہاں اسے ڈھونڈتی رہوں گی؟ نہ مجھے راستے معلوم ہیں... "
~~~~~~~~~~

وہ کچھ پریشان تھی۔

"میں تم سے رابطے میں رہوں گی ہر چیز سمجھاتی رہوں گی تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے اکیلی جا رہی ہو...

تمہاری کتنی خواہش تھی نہ؟"

وہ یاد دہانی کروانے لگی۔

"ہاں خواہش تو بہت شدید تھی.. چلو میں تمہیں لینڈنگ کے بعد کال کروں گی۔"

وہ کہتی ہوئی سامان لئے اندر چلی گئی۔

اُنسا کو اب اپنی فلائٹ کا انتظار تھا۔

نجانے وہ کہاں جا رہی تھی۔

وہ ویٹنگ ایریا میں آ کر بیٹھ گئی۔

"بس سب کچھ ٹھیک ہو جائے... "

وہ کہتی ہوئی فون کو دیکھنے لگی

وہ سامان لئے چلنے لگی۔

بیگ سے فون نکالا جو رنگ کر رہا تھا۔

"جی چاچو میں ائیر پورٹ پر ہوں... "

وہ فون کان سے لگائے بول رہی تھی۔

"بیٹا میں رزاق سے بات کروں؟ نمبر دو مجھے... "

وہ متفکر سے بولے۔

"نہیں چاچو وہ آپ سے ناراض ہیں اس لئے میں خود ہی بات کروں گی ماموں کو... میں جانتی ہوں وہ ناراض ہوئے تھے لیکن اب ناراضگی دور ہو گئی ہے اور ویسے بھی وہ یہی تو چاہتے تھے میں سعودیہ میں رہ جاؤں۔"

وہ تحمل سے انہیں سمجھانے لگی۔

"لیکن پھر بھی... اکیلی کہاں تم سب کرو گی؟"

ان کی پریشانی میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

"چاچو اُنسا ہے نہ میرے ساتھ اسے تو سب راستے معلوم ہیں وہی سب کرے گی, میں ماموں کو بھی فون کرتی ہوں آپ اب فکر نہ کریں۔"

وہ جھنجھلا کر بولی۔

"اچھا پھر ہوٹل پہنچ کر مجھے فون کرنا... "

وہ تاسف سے بولے۔

"جی ٹھیک ہے... "

وہ جھرجھری لیتی فون بند کرنے لگی۔

"اف اُنسا تمہارے چکر میں کتنے جھوٹ بولنے پڑ رہے ہیں اور اب اگر ماموں کے گھر کوئی مسئلہ کھڑا ہو گیا پھر؟"

وہ منہ پر انگلی رکھے سوچنے لگی۔

پھر لاک کھول کر وہ اُنسا کا نمبر ملانے لگی۔

"ہاں یار میں پہنچ گئی ہوں کنگ عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر... "

وہ گردن گھما کر اطراف کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔

"تم کریم بک کروا لو رادیسون بلو کے لئے... مدینہ روڈ پر ہے مین سٹی میں۔"

وہ فون کان سے لگائے لیپ ٹاپ کھولنے لگی۔

"اچھا میں دیکھتی ہوں اگر سمجھ نہ آیا تو تمہیں کال کر دوں گی... "

وہ فون بند کر کے کریم بک کروانے لگی۔

اتفاق سے ڈرائیور پاکستانی ہی تھا اس لئے اسے زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔

گاڑی مدینہ روڈ پر چل رہی تھی۔

وہ شیشے سے پار گزرتے مناظر دیکھنے لگی۔

بڑی بڑی عمارتیں اور ہوٹل تھے...

وسیع پیمانے پر پھیلے ولاز...

بڑی بڑی گاڑیاں...

اس کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

"یار ائیر پورٹ میں تقریباً سبھی لڑکیاں عبایا میں تھیں مجھے کچھ عجیب لگ رہا تھا... "

وہ پرسوچ انداز میں میسج لکھنے لگی۔

"تو تم نے عبایا نہیں لیا؟"

ایک لمحے بعد اسے جواب موصول ہوا۔

"چاچی نے خرید کر دیا تھا لیکن پہنا نہیں... تم نے دیکھا نہیں تھا ائیر پورٹ پر جب مجھے چھوڑنے آئی تھیں کیسے گھور رہی تھیں... "

وہ نادم سی لکھنے لگی۔

"تم ایسا کرنا عبایا پہن کر ہی باہر نکلنا جب ماموں سے ملنے جاؤ اور اس کے بعد تم ریعان سے ملنے جانا..."

وہ سانس خارج کرتی میسج پڑھنے لگی۔

گاڑی ہوٹل کے باہر رک چکی تھی۔

"اگر آپ کو کہیں جانا ہو تا مجھے بتا سکتی ہیں آپ کے لئے آسانی ہو گی... "

وہ پاکستانی لڑکا مسکراتا ہوا بولا۔

"اوکے تھینک یو... "

وہ مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔

اس کے سامنے ہوٹل رادیسون بلو کی بلند و بالا عمارت کھڑی تھی۔سنہری رنگ کی بلند عمارت... سفید رنگ سے رادیسون اور نیلے رنگ سے بلو لکھا ہوا تھا۔

یہ ہوٹل الروضۃ میں قائم ہے۔

وہ گردن اوپر کیے دیکھ رہی تھی۔

وہ اس وقت سیاہ رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی۔

سر پر دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔

چابی لے کر وہ کمرے کی جانب چل دی۔بکنگ اُنسا آن لائن کروا چکی تھی۔

"پہلے آرام کروں گی اس کے بعد ماموں کی طرف پھر ریعان کے آفس... "

وہ بولتی ہوئی دروازہ کھولنے لگی۔

یہ ایک چھوٹا مگر نفاست سے سیٹ کیا گیا کمرہ تھا۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے وسط میں بیڈ پڑا تھا۔

بیڈ کے دائیں جانب دیوار کے ساتھ صوفے پڑے تھے۔

دیواریں بھورے اور سرمئی رنگ کی تھی۔

بیڈ کے عقب کی دیوار بھورے رنگ کی تھی۔

سامنے چھوٹا سا ڈریسنگ تھا اور بائیں جانب واش روم کا دروازہ تھا۔

وہ بیگ سائیڈ پر رکھتی دروازہ بند کرنے لگی۔

وہ اے سی آن کرتی بیڈ پر گر گئی۔

کتنی دیر وہ سوتی رہی اسے انداز نہیں تھا۔

فون کی رنگ ٹون نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا۔

وہ اوندھے منہ لیٹی ہاتھ مار کر فون تلاشنے لگی البتہ آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔

بنا دیکھے ہی اس نے فون کان سے لگا لیا۔

"ہیلو؟"

نیند میں ڈوبی آواز گونجی۔

"تم سو رہی تھی؟"

وہ اُنسا تھی۔

"ہاں تھک گئی تھی... "

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"کسی کی ہیلپ چاہئے تمہیں؟... "

وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"آج تو فلحال میں اکیلی ہی جاؤں گی ویسے بھی ریحان کے آفس کسی کو ساتھ لے جانا مناسب نہیں... "

وہ جمائی لیتی ہوئی بولی۔

"تم کریم یا اوبر کا استعمال کر لینا... کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ویسے کہاں تم ٹیکسی کے دھکے کھاؤں گی پھر عربی مل گئے تو تم سمجھا نہیں سکو گی۔"

وہ سرد آہ بھرتی ہوئی بولی۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو... "

وہ تائیدی انداز میں بولی۔

"مشل خیال رہے بارہ بجے سے دو بجے تک لنچ ٹائم ہوتا ہے..."

یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"ٹھیک ہے... تم کہاں ہو اب؟"

وہ سامنے آئینے میں اپنی ابتر حالت دیکھتی ہوئی بولی۔

"میں نے تھوڑی دیر پہلے ہوٹل میں چیک ان کیا ہے... سوچا تم سے پوچھ لوں سب ٹھیک ہے نہ... "

وہ متفکر سی بولی۔

"ہاں... اور تم ٹینشن مت لینا ریحان کو سمجھا ہی لوں گی میں... تمہی سے شادی کرے گا وہ۔ہاں اور یہ بتاؤ وزٹ ویزہ تو چھ ماہ کا ہے اور عمرہ ایک مہینے کے لئے تو اس کے بعد میں چاچو کو کیا بولوں گی؟"

بولتے بولتے اس کی آواز مدھم ہو گئی۔

"ایک مہینے میں تمہارا کام ہو جائے گا فکر مت کرو...اور اس کے بعد میں ہوں نہ سب سنبھال لوں گی۔"

لہجہ پر اعتماد تھا۔

"اچھا تم کہتی ہو تو ٹھیک...."

وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

دوسری جانب سے فون بند ہو گیا۔

"مشل آج ریحان سے ملنے جائے گی سو تم دیکھ لینا باقی..."

وہ میسج ٹائپ کر کے پھر سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھنے لگی۔

"پتہ نہیں کیسا انسان ہے یہ ریحان اتنے اعتماد سے کہہ تو دیا اگر وہ نہ مانا؟ پھر؟"

وہ انگلی دانتوں تلے دبائے سوچنے لگی۔

نیند آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

وہ بال سمیٹتی بیڈ سے اتر آئی۔

بیگ سے کپڑے نکالے اور واش روم کا رخ کیا۔

"نہ بھی چینج کرتی تو کوئی مسئلہ نہیں ہونا تھا عبایا کے باعث معلوم ہی نہیں ہونا کیا پہنا ہے... "

وہ بالوں میں برش چلاتی بول رہی تھی۔

بالوں کا جوڑا باندھ کر وہ عبایا پہننے لگی۔

"اف یار نقاب کیسے کرتے ہیں؟"

وہ تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

وہ پانچویں بار سکارف کھول کر چکی تھی لیکن اب بھی نقاب کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی....

"ایسے ہی ٹھیک ہے... "

وہ حجاب لیتی ہوئی بولی۔

"مسٹر ریحان تم ملو گے مجھے زاہد ٹریکٹر کمپنی میں... لیکن یہ ہے کہاں؟"

وہ دروازے میں پہنچ کر رک گئی۔

"اُنسا ہمیشہ ادھوری باتیں بتانا... "

وہ کوستی ہوئی فون پر ڈھونڈنے لگی۔

"المشرفہ...."

وہ زیر لب دہراتی فون پر انگلیاں چلانے لگی۔

"کتنے عجیب نام ہے نہ سمجھ ہی نہیں آتے... "

وہ مسکراتی ہوئی کیب بک کروانے لگی۔

"دیکھتے ہیں تم کس کھیت کی مولی ہو... اور کتنا مشکل ہے تمہیں راضی کرنا۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی چلنے لگی۔

قریباً چالیس منٹ بعد وہ ریحان کے آفس کے باہر کھڑی تھی۔

وہ لب کاٹتی اندر داخل ہو گئی۔

"مجھے ریعان سے ملنا ہے... "

وہ ریسیپشن پر بیٹھے لڑکے کو دیکھتی انگلش میں بولی۔

"ویٹ کریں... "

وہ فون اٹھاتا ہوا بولا۔

وہ دائیں بائیں دیکھتی اطراف کا جائزہ لینے لگی۔

"آپ کون؟"

اپنے عقب میں اسے بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

وہ رخ موڑ کر اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"ہاں یہی ہے... "

وہ فاتحانہ مسکراہٹ لئے بولی۔

"سوری... "

وہ جیسے اردو سمجھ نہیں سکا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے کچھ... تو کیا آپ؟"

وہ انگلش میں بولتی اجازت طلب نظروں سے دیکھتی بات ادھوری چھوڑ گئی۔

"شیور... "

وہ باہر کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

ریعان ریسیپشن پر بیٹھے لڑکے کو اشارہ کرتا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ خاموشی سے اس کے عقب میں چلنے لگی۔

دراز قد, لمبے بال جو گردن پر آ رہے تھے, ہلکی بڑھی ہوئی شیو گندمی رنگت پر جچ رہی تھی۔وہ سیاہ رنگ کا تھری پیس پہنے ہوئے تھا۔

ریعان کا رخ البیک کی جانب تھا۔

وہ اندر داخل ہوتا فیملی سیکشن میں آ گیا۔

وہ رک کر جگہ تلاشنے لگا۔

خالی ٹیبل دیکھ کر وہ پھر سے چلنے لگا۔

وہ اشتیاق سے وہاں موجود لوگوں کو دیکھنے لگی۔

خواتین عبایا پہنے ہوئے تھیں۔اور مرد زیادہ تر ثَوب پہنے ہوئے تھے۔

وہ خالی کرسی کی جانب اشارہ کرتا بیٹھ گیا۔

وہ نرمی سے مسکراتی بیٹھ گئی۔

"من أنتِ؟ (تم کون ہو) "

وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھتا سپاٹ انداز میں بولا۔

"پلیز ٹاک ان انگلش... (برائے مہربانی انگلش میں بات کریں۔)"

وہ الجھ کر بولی۔

"کون ہیں آپ؟ اور کس سلسلے میں آئی ہیں؟"

وہ دائیں آنکھ کی آبرو اچکا کر بولا۔

"میں اُنسا کی دوست ہوں... اور.... "

وہ ہچکچاتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔

"اور؟"

وہ آگے کو ہوتا ہوا بولا۔

"شادی کے سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں اگر آپ مجھے گھورنا بند کر دیں تو... "

وہ چبا چبا کر بولی۔

"ریلیکس آپ آرام سے بات کر سکتی ہیں کیا کہنا ہے بولیں.... "

وہ پیچھے ہوتا کرسی سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی اُنسا کو دھوکہ دیتے ہوئے.... "

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھنے لگی۔

"کیوں؟"

وہ آبرو اچکا کر بولا۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

"غالباً آپ مشل ہیں...پاکستان سے آئی ہیں؟"

وہ ٹانگ پے ٹانگ چڑھاتا ہوا بولا۔

"جی ہاں میں پاکستان سے آئی ہوں آپ سے بات کرنے کے لیے... آپ نے اسے دھوکہ دیا اور شادی سے انکار کر دیا۔"

وہ تاسف سے بولی۔

وہ منہ پر انگلی رکھے ہنسنے لگا۔

مشل پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھ لگی۔

وہ دائیں بائیں دیکھتا مسلسل ہنستا جا رہا تھا۔

اس وقت اسے سامنے بیٹھا یہ شخص زہر لگ رہا تھا۔

"انتہائی کوئی گھٹیا انسان ہو تم... "

وہ ضبط کی آخری حدوں کو چھوتی اردو میں بولی تا کہ وہ سمجھ نہ سکے اور دل کی بھڑاس بھی نکل جائے۔

"کیا کہا؟"

وہ ہونٹ سے ہاتھ ہٹاتا مسکرا کر بولا۔

وہ مسکرایا تو گال پر پڑتا گڑھا نمایاں ہوا۔

"کچھ نہیں... "

وہ جل کر بولی۔

"وہ ہے کہاں؟ پاکستان گئی تھی تو آپ کو وکیل بنا کر بھیجا ہے؟"

وہ بغور اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔

"وکیل نہیں آپ کو سمجھانے کے لیے بھیجا ہے... "

"کیونکہ آپ کی عقل تو گھاس چرنے گئی ہے نہ... "

وہ مسکراتی ہوئی آخر میں اردو میں بولی۔

"آپ انگلش میں بات کریں... "

وہ بدمزہ ہوا۔

"کہاں ہے وہ؟"

وہ ٹیک چھوڑتا آگے کو ہوتا ہوا بولا۔

مشل کے دماغ میں اُنسا کی باتیں گردش کرنے لگیں۔

"اسے مت بتانا کہ میں دوبئ میں ہوں... کہنا پاکستان میں ہے وہ۔غلطی سے بھی مت بتانا۔"

"ہیلو مس اتنا ٹائم نہیں ہے میرے پاس کہ آپ اپنے خیالات میں گم ہو جائیں... "

وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتا تنک کر بولا۔

"سادے سعودیہ کی ذمے داری تم پر جو ہے..."

وہ آگ بگولہ ہوتی اردو میں بڑبڑائی۔

"انگلش پلیز... "

وہ چبا چبا کر بولا۔

"وہ پاکستان میں ہے... "

وہ سنبھل کر بولی۔

"ایسا کریں اسے بلائیں یہاں... ہم سامنے بیٹھ کر بات کریں گے اور اس کے وکیل جو کہ آپ ہیں....

سو آپ کے سامنے ہوگی بات۔"

وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

مشل کا منہ بن گیا۔

"خیر آپ ہماری مہمان ہیں تو میزبانی ہمارا فرض... میں ایک منٹ میں آیا۔"

چہرے پر ڈمپل پھر سے عود آیا۔

وہ کہہ کر کاؤنٹر کی جانب چل دیا۔

"عجیب خبطی انسان ہے... اب اُنسا کیسے آئے گی یہاں؟"

وہ انگلی دانتوں تلے دبائے سوچنے لگی۔

"یہاں سے مارکیٹ جانے میں بھی تیس منٹ لگ جائیں گے.... "

وہ فون کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ریعان نے ٹرے زور سے ٹیبل پر رکھی تاکہ وہ اس کی موجودگی سے باخبر ہو جائے۔

وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ مسکراتا ہوا اپنی چئیر پر بیٹھ گیا۔

برگر,فرائز اور کولڈ ڈرنکس اس کے سامنے پڑی تھیں۔

"پلیز... "

وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا ہوا بولا۔

"نو تھینک یو... "

وہ نفی میں سر ہلاتی مسکراتی ہوئی بولی۔

"اُنسا کی بیسٹ فرینڈ... بہت نام سنا ہے آپ کا آج ملاقات بھی ہو گئی۔یہاں آپ میری مہمان ہیں اور میزبان کو انکار نہیں کرتے... "

وہ خفگی سے بولا۔

وہ ہچکچاتی ہوئی کولڈ اٹھا کر پینے لگی۔

"ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا آپ اتنی دور سے صرف بات کرنے آئی ہیں.... کسی اور کام سے آئی ہوں گیں۔"

وہ چپس منہ میں ڈالتا تفتیشی انداز میں بولا۔

"اب آپ کو یقین دلانے کے لئے میں کیا کروں؟ کسی بلڈنگ سے کود جاؤں؟"

ریحان کا انداز اسے بلکل پسند نہیں آیا۔

"ہاہاہاہا.... نہیں اب ایسی بھی بات نہیں۔ بات کافی بڑی ہے اور ہضم کرنا بھی تھوڑا مشکل ہے۔"

وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔

"تھینک یو میں چلتی ہوں اب...."

وہ بیگ اٹھاتی کھڑی ہو گئی۔

"کیسے جائیں گیں آپ؟"

وہ رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"جیسے آئی تھی..."

جس نوعیت کا سوال جواب بھی اسی نوعیت کا آیا۔

"نہیں میرا مطلب اکیلی جائیں گیں؟"

وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"بلکل بھی نہیں... باہر دو عربی باڈی گارڈ کھڑے ہیں میرے لیے۔"

وہ سینے پر بازو باندھتی دانت پیستی ہوئی بولی۔

"مذاق اچھا کر لیتی ہیں آپ... "

وہ کولڈ ڈرنک کا سپ لیتا ہوا بولا۔

"کامن سینس کی بات ہے نہ جب میں سعودیہ اکیلی آئی ہوں آپ سے ملنے اکیلی آئی ہوں تو واپس بھی اکیلی ہی جاؤں گی۔"

وہ گھوری سے نوازتی ہوئی بولی۔

"ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے آپ کو.. چلیں خیر کوئی نہیں پاکستان سے ہیں نہ۔"

وہ جلانے والی مسکراہٹ اچھالتا ہوا بولا۔

وہ تلملاتی ہوئی دروازے کی جانب چل دی۔

ریعان دلچسپی سے اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

"ویل یہ کیا چکر چلایا ہے تم نے اُنسا...."

وہ جیسے اس سے مخاطب تھا جبکہ سامنے خالی کرسی تھی۔

"اب تم نے اپنی دوست کو بھیجا ہے تو کمپنی تو دینی ہو گی... ویسے بھی دماغ سے فارغ لگتی ہے مجھے ایسے کہیں گم بھی ہو سکتی ہے۔"

وہ مذاق بناتا کھڑا ہو گیا۔

اس کا رخ اب اپنے آفس کی سمت میں تھا۔

البلاد جدہ کی مشہور ترین مارکیٹ میں وہ کھڑی تھی۔

وہ اطراف کا جائزہ لیتی چلنے لگی۔

آنکھوں کے سامنے سیاہ عبایا میں ملبوس خواتین اور سفید لباس میں ملبوس مرد نظر آ رہے تھے۔

سورج غروب ہو چکا تھا اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔

وہ یونہی دکانیں دیکھتی چلتی جا رہی تھی۔وہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔

"کیسی ہو حنا؟"

وہ فون کان سے لگائے چلنے لگی۔

"تم بتاؤ کیسی ہو؟ خوب مزے کر رہی ہو گی پھر؟"

وہ شوخ انداز میں بولی۔

"مزے؟ پتہ نہیں لیکن فلحال عجیب کیفیت میں ہوں..."

وہ جھنجھلا کر بولی۔

"کیوں؟"

وہ الجھ گئی۔

"پتہ ہے حنا یہاں سب نے عبایا پہن رکھا ہے... "

وہ اپنے دائیں جانب سے گزرتی لڑکی کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"اور تم نے؟"

وہ بے اختیار کہہ گئی۔

"ہاں میں نے بھی... مطلب یہ جگہ اتنی منفرد معلوم ہو رہی ہے ایسا لگ رہا ہے کسی اور دنیا میں آ گئی ہوں۔"

وہ خود پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔

"ہاں تو وہ دنیا الگ ہی ہے... اچھا یہ بتاؤ تم کہاں ہو؟"

وہ اشتیاق سے بولی۔

"میں مارکیٹ آئی ہوں تمہارے لئے کیا لوں؟"

وہ بیگ سے چھوٹا کلچ نکالتی ہوئی بولی جس میں اُنسا کی جانب سے دیئے گئے ریال تھے۔

اس سے قبل کہ وہ کلچ کھول کر چیک کرتی سرعت سے کسی نے اس کے ہاتھ سے کلچ کھینچ لیا۔

وہ ہکا بکا سی خالی ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

ایک بھی لمحے کا ضیاع کئے بنا وہ مڑی تو ایک سیاہ فام تیز تیز قدم اٹھاتا اس سے دور ہو رہا تھا۔

"سٹاپ... "

وہ فون بند کرتی اس کے پیچھے بھاگنے لگی۔

وہ ہٹا کٹا سیاہ فام مشل کو اپنے عقب میں دیکھ کر اپنی رفتار بڑھانے لگا۔

مشل سمت کا تعین کئے بنا لوگوں کی بھیڑ میں اس کے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔

"رکو... "

وہ ہانپتی ہوئی بولی لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

وہ اس ویران گلی میں رک گئی۔

"میں کہاں آ گئی؟"

وہ دائیں بائیں بنے مکانات کو دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔

پہلی بار اسے خوف محسوس ہوا۔

گلی میں تاریکی کو چیرنے کے لئے معدوم سی روشنی تھی۔

وہ واپسی کی جانب چل دی۔

سامنے دو گلیاں تھی جو زیادہ کشادہ نہیں تھیں۔

یہاں مکانات بھی قدیم طرز کے تھے۔

مٹی رنگ کے بنے مکانات جن پر بڑی بڑی لکڑی کی کھڑکیاں آویزاں تھیں۔دائیں بائیں ایک ہی طرز کے مکانات بنے تھے۔

"یا اللہ میری حفاظت کرنا... پتہ نہیں یہ کالا مجھے کہاں لے آیا۔خود غائب ہو گیا ہے اب میں کہاں جاؤ؟"

وہ تھوک گلے سے اتارتی باری باری دونوں گلیوں کو دیکھنے لگی کہ شاید یاد آ جائے وہ کس گلی سے یہاں پہنچی تھی۔

"حد ہے مشل... راستے کا تو دھیان رکھ لیتی۔شاید یہی گلی تھی۔"

وہ بائیں ہاتھ والی گلی میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔

یہ ایک تنگ و تاریک گلی تھی۔

وہ بیگ کو مضبوطی سے تھامے چل رہی تھی۔

چہرے پر پسینے کی بوندیں بڑھتی جا رہی تھیں۔

ایک تو یہاں کی گرمی دوسرا بھاگنے کے باعث..

وہ آگے چلتی جا رہی تھی تھی گلی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"اتنی لمبی گلی تو نہیں تھی۔"

وہ گھبراتی ہوئی بولی۔

اپنے عقب میں اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اس کے بعد آوازیں بڑھنے لگیں۔

کوئی عربی میں بات کر رہا تھا اور غالباً وہ دو مرد تھے۔

"اب کیا کروں؟ راستہ بھی نہیں مل رہا اور وہاں وہ لوگ... "

وہ عقب میں گاہے بگاہے نگاہ ڈالتی چل رہی تھی۔

"مجھے رات کے وقت یہاں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا... "

وہ خود کو کوستی چلنے لگی۔

چند منٹ بعد اسے اپنے سامنے ایک پاکستانی دکھائی دیا۔

اسے دیکھ کر مشل کو کچھ ڈھارس ملی۔

وہ اس کے دائیں جانب سے آگے نکل گیا۔

"ایکسکیوز می؟"

وہ گردن گھما کر اس کی پشت کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"یس؟"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔

"میں راستہ بھول گئی ہوں کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟"

وہ مدھم آواز میں بولی۔

"آپ پاکستان سے ہیں؟"

وہ کچھ سوچ کر بولا۔

"جی... "

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

"آئیں میں آپ کو مین روڈ تک چھوڑ آتا ہوں.. "

وہ اس سے آگے نکلتا ہوا بولا۔

"تھینک یو... "

وہ تشکرانہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"ویسے آپ یہاں پہنچی کیسے؟"

وہ جیب میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔

"وہ میں فون پر بات کر رہی تھی تو کوئی میرا پرس لے کر بھاگ گیا میں اسی کے پیچھے یہاں تک آ گئی۔"

وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔

"البلاد میں سیاہ فام جیب کترے بہت ہوتے ہیں اس لئے آگے سے ہوشیار رہنا.. اور ان کے پیچھے جانے کی غلطی کبھی مت کرنا ورنہ نقصان آپ کی سوچ سے زیادہ ہو سکتا ہے... جس کا ازالہ ممکن نہیں۔"

وہ تنبیہ کرتی نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گی... "

وہ اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی بولی۔

"آپ اکیلی ہیں؟"

چند منٹ کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بول پڑا۔

وہ خاموش رہی۔

وہ کشادہ گلی میں آ نکلے جہاں دکانیں اور لوگوں کی بھیڑ دکھائی دینے لگی۔

"آپ کو کہاں جانا ہے؟"

وہ اسے خاموش پا کر پھر سے بولا۔

"مجھے رادیسون بلو جانا ہے... "

وہ وہیں رک گئی۔

"اگر آپ ایزی ہوں تو میں آپ کو چھوڑ دوں؟ میں ٹیکسی چلاتا ہوں۔"

وہ ٹیکسی کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

"اگر برا انسان ہوتا تو مجھے یہاں نہ لاتا... کچھ غلط کرنا ہوتا تو مجھے کہیں اور لے جاتا۔"

وہ پرسوچ انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے... لیکن پیسے تو وہ لے گیا۔"

وہ نادم سی بولی۔

"پیسے!... چلیں آپ پاکستانی ہیں تو آج آپ کے لئے فری.. دوبارہ اگر کبھی جائیں تو پیسے لوں گا میں۔"

وہ گاڑی کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔

"تھینک یو سو مچ... "

وہ پیچھے بیٹھتی ہوئی بولی۔

"ویلکم... "

کہہ کر وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

"آپ کا نام؟"

وہ فون نکالتی ہوئی بولی۔

"نوید... "

اس کی نگاہیں سڑک پر مرکوز تھیں۔

"میرا نام مشل ہے... "

وہ کہتی ہوئی فون پر انگلیاں چلانے لگی۔

کمرے میں آتے ہی اس نے اُنسا کا نمبر ملایا۔

"یار اٹھا بھی لو اب... "

وہ کوفت سے کہتی ٹہلنے لگی۔

"مجھے بلاک کر دیا؟"

وہ میسج کرنے کی غرض سے اس کی چیٹ کھولتی ہوئی بولی۔

"پرانے نمبر پر میسج کرتی ہوں... "

وہ بولتی ہوئی دوسرے نمبر پر میسج کرنے لگی۔

"یار میرا پرس چوری ہوگیا سارے پیسے اس میں تھے اب میں کیا کروں؟"

وہ میسج بھیج کر عبایا اتارنے لگی۔

"کتنی عجیب بات ہے نہ پاکستان میں کبھی عبایا پہنا نہیں اور یہاں دیکھو... "

وہ شیشے کے سامنے آتی ہوئی بولی۔

کچھ سوچ کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اس بھاگ دوڑ میں تو تھک گئی میں... "

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتی ہوئی بولی۔

وہیں بیٹھے بیٹھے کب اس پر نیند طاری ہوئی اسے معلوم ہی نہ ہوا۔

~~~~~~~~~~

"سنا ہے تمہاری دوست چور کے ہاتھ لگ گئی!..."

وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔

"تمہیں کس نے کہا؟"

اُنسا کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہوں میں... یہ بتاؤ اسے کیوں بھیجا ہے تم نے میرے پاس؟"

یکدم وہ طیش میں آ گیا۔

"تم سے بات کرنے کے لیے... تاکہ وہ تمہیں... سمجھائے۔"

وہ ہڑبڑا کر بولی۔

"سئیریسلی وہ لڑکی مجھے سمجھائے گی؟"

اسپیکر پر اس کا قہقہ سنائی دیا۔

"ماما بلا رہی ہیں میں بعد میں بات کرتی ہوں تم سے... "

وہ اسے سنے بنا فون بند کر گئی۔

"کچھ تو ہے جو تم چھپا رہی ہو... یہ سب اتنا سمپل نہیں دوبارہ ملنا پڑے گا تمہاری دوست سے۔"

وہ فون کو گھورتا ہوا بولا۔

~~~~~~~~~

"آج تو کہیں نہیں جاؤں گی میں..."

وہ ناشتہ کر رہی تھی۔

"کل اتنا برا ہوا میرے ساتھ اور تم نے تو مجھ سے منہ ہی پھیر لیا... "

وہ دانت پیستی ہوئی اُنسا سے مخاطب تھی۔

"ہائے... اب میں کیسے یہاں رہوں گی؟"

وہ ٹرے کو گھورتی ہوئی بولی۔

"پتہ نہیں یہاں کی جیل کیسی ہوتی ہوگی؟ اگر تو اچھی ہے تو بندہ چھوٹا موٹا جرم کر کے جیل چلا جائے سکون سے باقی کی زندگی گزارے وہاں... "

وہ اپنے تبصرے پر خود ہی ہنسنے لگی۔

آس پاس ٹیبل پر عربی مرد اور خواتین بیٹھی تھیں۔

اسے عربیوں کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔

وہ پانی پی کر اپنے سامنے ٹیبل پر بیٹھے کپل کو دیکھنے لگی جو شاید خفا تھے ایک دوسرے سے۔

وہ دلچسپی سے لڑکی کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر غیض نمایاں تھا۔اس کے پہلو میں چھوٹی سی بچی بیٹھی تھی جو کھانے میں محو تھی۔

"کاش مجھے عربی آتی تو سمجھ لیتی کیا بول رہے ہیں... "

وہ فون اٹھاتی ہوئی بولی۔

"ماموں کو فون کرتی ہوں وہ ملنے آ جائیں... پھر جہاں جانا ہوگا ان کے ساتھ ہی جاؤں گی۔"

وہ فون کان سے لگاتی بڑبڑائی۔

"ہیلو ماموں؟"

وہ آبرو اچکا کر بولی۔

"ماموں نہیں مامی... مشل ہو تم؟"

کاٹ دار لہجے میں جواب آیا۔

وہ عجیب عجیب شکلیں بناتی فون کو دیکھتی پھر سے کان سے لگا کر بولنے لگی۔

"جی میں مشل کیسی ہیں آپ؟"

وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"ہم ٹھیک ہی ہیں لیکن تم یہاں آنے کی سوچنا بھی مت... میرا گھر ہے کوئی یتیم خانہ نہیں جہاں جس کا دل کرے منہ اٹھا کر آ جائے۔"

وہ تڑخ کر بولی۔

"میں آ تو نہیں رہی... صرف ماموں سے بات کرنی تھی۔"

وہ ہنکار بھرتی ہوئی بولی۔

"ماموں سے بات کر کے یہیں کا راستہ نظر آنا ہے تمہیں اچھے سے جانتی ہوں.... تم سعودیہ آئی ہی اس لئے ہو تاکہ یہاں رہ سکو ہمارے ساتھ... "

وہ پے در پے وار کرنے لگی۔

"الحمدللہ میرے اللہ نے مجھے بہت اچھے حال میں رکھا ہے کسی کی سکونت کی حاجت نہیں مجھے... "

وہ تپ کر کہتی فون بند کر گئی۔

"اگر آپ یہ سمجھ رہی ہیں میں یہ جلی کٹی سن کر غم سے نڈھال ہو جاؤں گی تو غلطی ہے آپکی... برا ضرور لگا ہے لیکن سوگ منانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔ محرومیاں سب کے حصے میں آتی ہیں سو میرے حصے میں بھی یہ کچھ محرومیاں لکھی ہیں... "

وہ آگ بگولہ ہوتی بول رہی تھی۔

اسی لمحے اس کا فون رنگ کرنے لگا۔

"شکر تمہیں میری یاد آئی.... کل تم نے مجھے بلاک کر دیا تھا؟ بہت ہی اچھا کر رہی ہو!.. "

وہ چھوٹتے ہی برس پڑی۔

"یار مشل کیا ہو گیا ہے آرام سے.... ہاں کچھ مسئلہ ہو گیا تھا اس لئے واٹس ایپ بند کر دی تھی۔ بلاک تو نہیں کیا تھا میں نے... تم بتاؤ؟"

وہ جاننا چاہ رہی تھی گزشتہ دن کے متعلق۔

"یار کل میرا پرس چوری ہو گیا تقریباً سارے پیسے ہی اس میں تھے.. اب میرے پاس چند ریال باقی ہے بتاؤ میں کیا کروں؟ یہ نہ ہو مجھے جدہ کی سڑکوں پر بھیک مانگنی پڑے۔"

وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"تم کہاں گئی تھی کل؟ البلاد؟"

وہ متحیر سی بولی۔

"ہاں... "

وہ کہتی ہوئی ٹیبل پر انگلی سے کچھ لکھنے لگی۔

"تو مجھ سے پوچھ تو لیتی یا بتا ہی دیتی تاکہ میں تمہیں آگاہ کر دیتی... "

وہ غصے سے بولی۔

"مجھے اب یاد نہیں کیوں تم سے بات نہیں کی... لیکن اب تو ہو گیا جو ہونا تھا وہ منحوس کالا حبشی....اللہ پوچھے گا اسے۔میں کیا کروں؟"

وہ آہستہ سے منمنائی۔

اُنسا سانس خارج کرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔

"میں بھیج دوں گی پیسے... یہ بتاؤ ریعان سے ملاقات ہوئی تمہاری؟"

وہ متفکر سی بولی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"کیا؟"

وہ انجان بنی۔

"کہ میری ریعان سے ملاقات ہوئی ہے... "

وہ جھنجھلا کر بولی۔

"مجھے کیا معلوم؟ میں تو پوچھ رہی ہوں۔"

اس نے بات بدل دی۔

"اوہ اچھا... ہاں کل ہوئی تھی ملاقات کہہ رہا تھا تم یہاں آؤ تو سامنے بیٹھ کر بات ہو گی اب پتہ نہیں کون سی بات کرنی ہے اس نے... شادی کی یا پھر...."

اس نے آہستہ سے کہتے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"تم پہلے اس سے پوچھو کیا بات کرنی ہے اس کے بعد میں دیکھوں گی... اور فلحال تو نہیں آ سکتی میں وہاں۔"

وہ کہتی ہوئی کھڑکی میں آ کھڑی ہوئی۔

ڈھیلی سی ٹی شرٹ کے ساتھ تنگ پاجامہ پہنے, بال کمر پر گرائے وہ باہر دیکھ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے... "

اس نے مایوسی سے فون بند کر دیا۔

اسی لمحے اس کے سامنے والی چیئر پر وہی انسان آ بیٹھا۔

"تم؟"

وہ ششدر سی اسے دیکھنے لگی۔

~~~~~~~~

"آج آفس نہیں جانا کیا؟"

رقیہ تیکھے تیور لئے زین کے پاس آئی۔

"نہیں دل نہیں کر رہا آج... ویسے امی مشل کب آئے گی آپ کی بات ہوئی اس سے؟ کہیں اپنے ماموں کے گھر ہی نہ رک جائے۔"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"تمہیں اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے؟"

وہ کاٹ دار لہجے میں بولیں۔

"میری کزن ہے فکر کیوں نہیں ہو گی...."
~~~~~~~~

وہ لاپرواہی سے شانے اچکاتا ہوا بولا۔

"ہاں کزن،... اور بہن بھی۔"

چبا چبا کر کہتی اس کے سامنے بیٹھ گئیں۔

"بہن نہیں ہے وہ میری پہلے بھی بتا چکا ہوں... اور کیا ضرورت تھی اسے اکیلے بھیجنے کی۔"

وہ برہمی سے بولا۔

"میں نے کوئی شوق سے نہیں بھیجا اور مشل سے شادی کا خیال تم دل اور دماغ دونوں سے نکال دو...
"

وہ کہتی ہوئی کھڑی ہو گئیں۔

"میں اسی سے شادی کروں گا... اور ابو سب سے بڑے حمایتی ہیں میرے۔"

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"میں دیکھتی ہوں کیسے وہ میری بہو بنتی ہے... وہیں رہ جائے تو اچھا ہے۔"

وہ ہنکار بھرتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہ نفی میں سر ہلاتا مشل کا نمبر دیکھنے لگا۔

اس نے زین کو بلاک کر رکھا تھا۔

"کتنی بے مروت ہو تم...ایسے تو انسان غیروں کے ساتھ بھی نہیں کرتا... جیسے تم میرے ساتھ کر رہی۔"

وہ فون بیڈ پر اچھالتا ہوا بڑبڑایا۔

"تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟"

وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورنے لگی۔

"پیچھا کرنے کے لیے لڑکی کا ہونا ضروری ہے... "

وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا میں لڑکی نہیں ہوں؟"

وہ آگے کو ہوتی ہوئی بولی۔

"تمہیں بہتر علم ہو گا۔"

وہ معصوم سی شکل بنائے اسے دیکھنے لگا۔

"اگر اتنا علم جمع کر لیا تھا تو پھر باقی بھی جمع کر لیتے... ویسے میں نے آپ کو دعوت نہیں دی تو پھر؟"

وہ بات ادھوری چھوڑ کر آبرو اچکا کر بولی۔

"میں نے سوچا تعزیت کر لوں آپ سے... "

وہ لب دبائے مسکرا رہا تھا۔

بائیں گال پر پڑتا گڑھا معدوم سا دکھائی دیا۔

"میرے یہاں تو کوئی فوتگی نہیں ہوئی... "

وہ لاپرواہی سے بولی۔

"پرس کا چوری ہونا کسی صدمے سے کم تو نہیں... "

وہ چیئر سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔

وہ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ متحیر سی رہ گئی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

وہ الجھ گئی۔

"سب معلوم ہوتا ہے... خیر یہ بتائیں اب آپ کا ارادہ برتن دھونے کا ہے یا پھر؟"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"آپ کے گھر ڈاکا ڈالنے کا... "

وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولی۔

"انٹرسٹنگ... مطلب مجھے پہلے ہی آگاہ کر رہی ہیں آپ؟ رائٹ؟"

وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

"پتہ نہیں کس پاگل سے پالا پڑ گیا ہے... "

وہ رخ موڑ کر اردو میں بڑبڑانے لگی۔

"سوری میں سمجھا نہیں... "

وہ سپاٹ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ آپ کے سمجھنے کے لیے تھا بھی نہیں۔"

وہ کلس کر اسے دیکھنے لگی۔

"میں نے سوچا آپ کی مدد کر دوں... آفٹر آل آپ ہماری مہمان ہیں اور ہم عربیوں کے دل بہت بڑے ہوتے ہیں... "

وہ اپنی دھونس جمانا چاہ رہا تھا۔

"کتنے بڑے؟ کتنے شہر سما سکتے ہیں آپ کے اس بڑے سے دل میں؟ ویسے سائنس کے مطابق تو سب کا دل ایک ہی سائز کا ہوتا۔شاید یہ سعودیہ میں ہو کہ مختلف سائز کے دل ملتے ہو یہاں...."

وہ بد مزہ ہوئی۔

وہ قہقہ لگاتا بائیں جانب دیکھنے لگا۔

"آپ مذاق بہت کرتی ہیں... "

وہ ابھی تک مسکرا رہا تھا۔

"نہیں کچھ لوگوں کو عادت ہوتی ہے فضول میں قہقہے لگانے کی... "

وہ اپنا بدلہ لے رہی تھی۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے آپ مہمان ہونے کا فائدہ اٹھا رہی ہیں... ویسے میں نے آج تک اتنے احمق لوگ نہیں دیکھے جو ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جائیں ایک دوست کے کہنے پر... "

اب کہ اس نے چوٹ کی۔

"میں بھی پہلی بار دیکھ رہی ہوں کسی احمق کو...."

وہ طمانیت سے بولی۔

"خیر... میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔"

وہ تلملا اٹھا۔

"نہیں میرا خیال ہے آپ مجھ سے لڑنے آئے تھے۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"کافی تیز دماغ ہے آپ کا... لیکن یہاں آپ غلط ہیں۔میری ایک دوست ہے زینب!... اسے نئے لوگوں سے ملنے کا شوق ہے اور اتفاق سے سیر و تفریح کا بھی... تو آپ اس کے ساتھ گھوم پھر سکتی ہیں اگر کسی مزید نقصان کی متمنی نہیں تو.... "

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کیوں میری مدد کر رہے؟"

وہ تفتیشی انداز میں بولی۔

"میں نے بتایا نہ مہمان نوازی... خیر وہ آپ کے ساتھ رہے گی یہ نمبر ہے اس کا دل مانے تو کال کر لینا میں اسے آگاہ کر چکا ہوں۔"

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

وہ ٹیبل پر رکھے کاغذ کو دیکھنے لگی۔

"پھر ملاقات ہو گی... "

اسے ریحان کی مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی۔

وہ مسکراتا ہوا چلنے لگا۔

مشل کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

"عجیب انسان ہے یہ... مدعے پر آیا نہیں اور فضول کی بحث کر کے چلتا بنا۔"

وہ خود کلامی کرتی اپنے کمرے کی جانب چلنے لگی۔

صبح سے رات ہوگئی لیکن وہ اپنے کمرے سے نہیں نکلی۔

وہ فون پر سیر و تفریح کے مقامات تلاش کر رہی تھی۔

اور اپنے پروگرام ترتیب دے چکی تھی۔

"ٹھیک ہے کل صبح زینب کے ساتھ جاؤں گی اب کسی نقصان کی گنجائش باقی نہیں ہے.... "

وہ چھت کو گھورتی ہوئی بول رہی تھی۔

"اب وہ ریحان کا بچہ نظر آیا تو سیدھی بات کروں گی تاکہ کچھ سمجھ تو آئے ہوا کیا تھا دونوں کے بیچ... کیوں ریحان نے دھوکہ دیا اُنسا کو۔اب کیا ارادہ ہے اس کا؟"

وہ لب کاٹتی سوچنے لگی۔

اسی اثنا میں اس کا فون رنگ کرنے لگا۔

نمبر دیکھ کر آنکھوں میں الجھنیں پیدا ہونے لگیں۔

"آب پتہ نہیں ماموں فون کر رہے ہیں یا مامی... "

وہ الجھ کر سوچنے لگی۔

"جی؟"

وہ فون کان سے لگاتی ہوئی بولی۔

"بیٹا کیسی ہو؟ میں تمہارا ماموں.... "

شفقت بھرا لہجہ۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی ہوئی بولی۔

"جب سے آسیہ نے بتایا ہے تب سے ٹھیک نہیں... بیٹا میں معذرت چاہتا ہوں جو کچھ آسیہ نے.... "

"نہیں ماموں آپ معذرت مت کریں... مجھے ان کی باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔عادت سی ہے۔"

وہ تلخی سے بولی۔

"نہیں لیکن پھر بھی... جب سے اس نے بتایا ہے.... "

"ماموں چھوڑیں آپ اس بات کو.... "

وہ ان کی بات کاٹتی ہوئی بولی۔

"اچھا یہ بتاؤ کل کہاں جانا ہے میں آ جاؤں؟"

وہ اجازت طلب کر رہے تھے۔

"نہیں آپ زحمت نہ کریں... ایک دوست ہے وہ آ رہی اس کے ساتھ جانا ہے۔"

وہ مزید عزت افزائی کی خواہاں نہیں تھی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے.... "

کچھ دیر وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے پھر مشل نے فون بند کر دیا۔

فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتی وہ آنکھیں موند کر لیٹ گئی۔

~~~~~~~~~

وہ بیگ ایک کندھے سے دوسری کندھے پر منتقل کرتی سامنے دیکھنے لگی۔

ریعان کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا تھا۔

اس لڑکی نے نقاب کر رکھا تھا۔

"آپ نے تو کہا تھا زینب کے ساتھ جانا ہے,,,اپنا تو بتایا ہی نہیں تھا..."

وہ تیکھے تیور لئے بولی۔
~~~~~~~~~

"میرا پاس اتنا وقت نہیں کہ آپ کے ساتھ تفریح میں صرف کروں.... "

وہ گزشتہ روز کا حساب برابر کر رہا تھا۔

"اور میں تو جیسے آپ کے پاؤں میں پڑی ہوں نہ... "

وہ تپ کر بولی۔

"السلام علیکم!"

زینب گرمجوشی سے ملتی ہوئی بولی۔

"وعلیکم السلام!... کیسی ہو؟"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"الحمدللہ اور آپ؟"

وہ مدھم آواز میں بول رہی تھی۔

"گڈ... "

وہ کہتی ہوئی ریحان کو دیکھنے لگی جو زینب کو اشارہ کر رہا تھا۔

" وللہ لیس لدیھم دماغ ، لذلک لا تقلق بشأن مایقولون ...(وللہ ان کے پاس دماغ نہیں ہے اس لیے پریشان مت ہونا ان کی باتوں سے...)

وہ لب دبائے مسکراہٹ دباتا بول رہا تھا۔

مشل دانت پیستی اسے دیکھنے لگی۔

" حصلت علیہ (سمجھ گئی)... "

وہ گھوری سے نوازتی ہوئی بولی۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟"

مشل زینب کے ہمراہ گاڑی کی جانب بڑھتی ہوئی بولی۔

"کچھ خاص نہیں... "

وہ نفی میں سر ہلاتی ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

ریعان دور کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیسی احمق لڑکی ہے یہ... "

وہ قہقہ لگاتا اپنی گاڑی کی جانب چلنے لگا۔

"تو کچھ سوچا تم نے کہاں جانا ہے؟"

وہ اس کی جانب چہرہ موڑتی ہوئی بولی۔

"کل میں دیکھ رہی تھی تو Corniche beach چلیں؟"

وہ اس کی سحر انگیز آنکھوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اپنے سحر میں جکڑے کو بہت تھیں۔

"ضرور... سب سے اچھی جگہ ہے۔"

وہ خوشدلی سے کہتی سٹارٹ کرنے لگی۔

"تم ریعان کی فرینڈ ہو یقیناً... "

مشل خاموشی سے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی جب زینب نے اس خاموشی کو توڑا۔

"ہاں.. نہیں... کیوں؟"

وہ الجھ کر بولی۔

"کیونکہ اگر اس نے مجھے کہا تمہارے ساتھ رہنے کو تو مطلب تم اس کے خاص لوگوں میں سے ایک ہو... "

وہ سپیڈ بڑھاتی ہوئی بولی۔

"وہ تمہیں کیا کہہ رہا تھا؟"

وہ اس کی بات نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔

"مجھ سے متعلق بات تھی فکر مت کرو.. "

وہ آہستہ سے بولی۔

وہ بغور اسے دیکھنے لگی جس نے اپنا چہرہ نقاب میں پوشیدہ کر رکھا تھا۔پھر رخ موڑ گئی۔

صاف کشادہ سڑکیں...جن کے وسط میں درخت اور سبزہ تھا۔

ان قطار میں لگے درختوں کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی۔

وہ حیرت انگیز طور پر باہر دیکھ رہی تھی۔

"کاش ہمارا پاکستان بھی اتنا صاف, اتنا پرسکون اور اتنا محفوظ ہوتا... "

وہ سرد آہ بھرتی ہوئی بولی۔

"آ جاؤ...."

وہ دروازہ کھولتی ہوئی بولی۔

یہ تھا Corniche ایک وسیع پیمانے پر پھیلا ساحل سمندر...

وہ باہر نکل کر ساحل کو دیکھنے لگی جہاں کچھ فیملیز بیٹھی تھیں۔

شفاف نیلگوں پانی تاحد نظر پھیلا ہوا تھا۔

سمندر کی لہریں ساحل پر آ رہی تھیں۔

لڑکیاں عبایا پہنے ہوئے تھیں۔

وہ تعجب سے انہیں دیکھنے لگی۔

"کوئی بھی جگہ ہو لڑکیاں عبایا میں ہی نظر آتی ہیں... "

وہ پرسوچ انداز میں بڑبڑائی۔

"کچھ کہا؟"

زینب اس کے پاس آتی ہوئی بولی۔

اسی اثنا میں اس کا دھیان زینب کی جانب گیا۔

"ہاں یہ بھی تو عبایا اور نقاب کئے ہوئے ہے... "

وہ دل میں خود سے مخاطب تھی۔

"آؤ... "

وہ کہتی ہوئی چلنے لگی۔

ساحل سے کچھ فاصلے پر جا بجا درخت لگے ہوئے تھے۔وہاں سبزہ اپنے عروج پر تھا۔

سامنے سڑک پر ایک سے بڑھ کر ایک گاڑی گزرتی دکھائی دے رہی تھی۔

"اتنے صاف ہمارے گھر ہوتے ہیں جتنی یہاں کی سڑکیں ہیں... "

وہ کہے بنا رہ نہ سکی۔

دھوپ کے باعث ریت سونے کی مانند چمک رہی تھی۔سنہری رنگ کی ملائم ریت...

وہ دونوں ساحل پر بیٹھ گئیں۔

سمندر کی لہریں آتیں اور ان کے پاؤں بھگو کر پھر سے دور چلی جاتیں۔

وہ یک ٹک اس نیلے پانی کو دیکھ رہی تھی۔

"اس پانی میں خود کو ڈوبتا محسوس کر رہی ہوں میں.... اللہ کی شان ہی نرالی ہے۔"

وہ دم بخود بولتی جا رہی تھی۔

اب کہ وہ انگلش میں بول رہی تھی۔

"اس میں کوئی شک نہیں... یہ جگہ ہے ہی قابل دید اور قابل تعریف۔اور یہاں بے شمار قدرت کے نظارے ہیں۔"

وہ دور تک نگاہ ڈالتی ہوئی بولی۔

"تم تو اکثر یہاں آتی ہو گی رائٹ؟"

مشل اس کی جانب گھومی۔

"ہاں جمعرات جمعہ آف ہوتا ہے تو لوگوں کا زیادہ تر رخ Corniche کی جانب ہی ہوتا بشمول میں... "

وہ مسکرائی تو آنکھیں بھی چمکنے لگیں۔

کچھ دیر بعد اذان کے کلمات سنائی دینے لگے۔

دھیرے دھیرے لوگ وہاں سے اوجھل ہونے لگے۔

"چلو نماز پڑھیں... "

وہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

"کہاں؟"

وہ بولتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"وہ سامنے مسجد دیکھ رہی ہو نہ؟"

وہ ہاتھ سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

سفید رنگ کی مسجد پانی میں تیرتی محسوس ہو رہی تھی۔

ساحل سے کچھ فاصلے پر وہ مسجد تعمیر کی گئی تھی۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ہمراہ چلنے لگی۔

"الرحمۃ مسجد...."

وہ چلتی ہوئی بول رہی تھی۔

اس مسجد کا ایک مینار تھا سفید رنگ کا اور سبز رنگ کا گنبد تھا۔

وہ ساحل سے چلتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔

کشادہ وسیع و عریض,, جس کے وسط میں سنہری رنگ کا فانوس لٹک رہا تھا۔

سامنے منبر تھا جس کے سامنے نمازی کھڑے ہو رہے تھے۔

کالے,گورے, فرنچ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔

وہ کیمرے میں تمام مناظر نظر بند کرتی چلنے لگی۔

"لڑکیاں یہاں اوپر نماز پڑھتی ہیں... ہم لوگ اکثر جمعہ پڑھنے بھی آتے ہیں نیچے سے آواز بآسانی سنائی دیتی ہے۔"

وہ بولتی ہوئی چلتی جا رہی تھی۔

وہاں چند خواتین موجود تھیں جو نماز کی تیاری کر رہی تھیں۔

زینب نے اب اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا۔

اس کے چہرے میں کشش تھی لیکن اتنی نہیں جتنی اس کی آنکھوں میں تھی۔

گندمی رنگت, گلابی ہونٹ, گول چہرہ...

وہ عجیب کیفیت سے دوچار تھی۔

وضو کر کے وہ بھی نماز پڑھنے لگی۔

زینب نماز پڑھ کر اس کی منتظر تھی۔

"چلیں؟"

وہ مشل کو دیکھتی ہوئی بولی۔

چہرے پر پھر سے نقاب آ چکا تھا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی چلنے لگی۔

"یہ مسجد 1985 میں بنی تھی اسے فاطمہ الزھراء مسجد بھی کہا جاتا ہے... سعودیہ میں یہ سب سے زیادہ وزٹ کی جاتی ہے۔"

وہ ساحل پر چلتی ہوئی بول رہی تھی۔

"یہاں کی فضا کتنی پرسکون ہے نہ؟ ایسا لگتا ہے زندگی میں کوئی الجھن ہے ہی نہیں... "

وہ رخ موڑ کر نیلی گہرائیوں میں دیکھ رہی تھی۔

"ہاں ہو سکتا ہے... "

وہ شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

"سو تم وزٹ پر آئی ہو؟ یعنی بہت سے دن ہیں تفریح کے لیے... "

وہ اس کا جواب سنے بنا بولنے لگی۔

"ہاں وزٹ پر آئی ہوں... لیکن معافی چاہتی ہوں میری وجہ سے تمہیں زحمت ہوئی ریحان نے خود ہی.... "

وہ مجرمانہ انداز میں بول رہی تھی۔

"ریحان میرا بہت اچھا دوست ہے اور اگر اس نے کہا تو یقیناً میرا تمہارے ساتھ ہونا بہتر ہے.. اس میں زحمت کی کوئی بات نہیں۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

وہ شام تک وہیں گھومتی رہیں۔

"مجھے یہاں قریبی مارکیٹ تک جانا ہے اس کے بعد تمہیں ہوٹل چھوڑ دوں گی کوئی مسئلہ تو نہیں؟"

وہ سیٹ بیلٹ باندھتی اسے دیکھنے لگی۔

"مارکیٹ... "

وہ زیر لب دہراتی بے خیالی میں بولی۔

"کیا ہوا؟"

وہ اس کی بازو ہلاتی ہوئی۔

"کچھ نہیں... "

مشل جھرجھری لیتی ہوئی بولی۔

"مجھے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا... "

"کوئی مسئلہ نہیں تم چلو... "

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی گاڑی سڑک پر اتارنے لگی۔

"اي نعم احنا راجعين...(ہاں ہم بس واپس جا رہے ہیں)"

زینب فون کان سے لگاتی ہوئی بولی۔

مشل اُنسا کو میسج کرنے لگی کیونکہ عربی کو سمجھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"خلاص اکلمک بعدین ..(ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتی ہوں)"

وہ فون گود میں رکھتی مشل کو دیکھنے لگی جو فون کی اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

اس کا رخ اب سپر مارکیٹ الحجاز کی جانب تھا۔

"تمہیں کچھ چاہیئے تو لے سکتی ہو یہاں سب ملتا ہے... ان کی بیکری کی اشیاء کافی اچھی ہیں۔"

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بول رہی تھی۔

بے اختیار مشل کا ہاتھ اپنے بیگ پر گیا۔

"نہیں فلحال ضرورت نہیں... جب ہو گی تمہارے ساتھ دوبارہ آ جاؤں گی۔"

وہ مسکرا کر اس انداز سے بولی۔

"ٹھیک ہے... "

وہ اپنی مطلوبہ اشیاء کی جانب بڑھنے لگی۔

کچھ دیر بعد اذان کے کلمات سنائی دینے لگے۔

"اب چلنا پڑے گا... "

وہ مشل کو اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"لیکن تمہیں تو ابھی بریڈ لینی تھی... "

وہ تعجب سے دیکھتی چلنے لگی۔

"نماز ٹائم.... "

وہ پارکنگ میں آ چکی تھی۔

مشل چہرہ موڑے باہر دیکھنے لگی۔

وہاں موجود تمام دکانیں بند ہو رہی تھیں۔

"کیا سب بند کر کے جائیں گے؟"

وہ تعجب سے بولی۔

"ہاں ایسا ہی ہوتا ہے یہاں... نماز سب سے پہلے ہے... "

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"یہ نماز کے لیے اپنا کاروبار چھوڑ کر جا رہے ہیں اور میں نے ڈرامے کے لیے نماز چھوڑی نجانے کتنی بار... یہاں آ کر بھی آج ہی پڑھی وہ بھی زینب کے ساتھ...."

وہ شیشے سے باہر دیکھتی اردو میں بول رہی تھی۔

دل اور آنکھوں میں ندامت ڈیرے جما رہی تھی۔

"کیسے لوگ ہیں ہم؟ اور یہاں کے لوگ... ان کے لئے نماز سب سے اہم ہے چاہے گھر ہوں یا باہر...."

وہ تاسف سے بول رہی تھی۔

وہ شیشے سے پیشانی ٹکائے آنکھیں بند کر کے سوچنے لگی۔

"تم مجھے ٹیکسٹ کر دینا جس ٹائم نکلنا ہو میں آ جاؤں گی... اور یہ تمہارے لیے مجھے اندازہ نہیں تھا اس لیے خود سے لے لیں..."

وہ گاڑی سے باہر نکلتی شاپنگ بیگ اس کی جانب بڑھاتی ہوئی بولی۔

"نہیں میں کیسے لے سکتی ہوں یہ؟"

وہ دو قدم الٹے اٹھاتی ہوئی بولی۔

"تم میری بہن جیسی ہو.... اور محبت کرنے والوں کو انکار نہیں کرتے!.."

وہ خفگی سے بولی۔

مشل نے ناچاہتے ہوئے بھی وہ بیگ تھام لیے۔

"تھینک یو... "

وہ اس کے گلے لگتی ہوئی بولی۔

"ویلکم... "

وہ مسکراہٹ اچھالتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"اُنسا پیسے نہیں بھیجے گی تو میں یہاں کیسے رہوں گی؟ وہ غیر ہو کر میرے لیے اتنا کر رہی اور تم...."

وہ متفکر سی کہتی کمرے میں آ گئی۔

"نہ کوئی میسج نہ کوئی کال... "

وہ فون بیڈ پر اچھالتی ہوئی عبایا اتارنے لگی۔

~~~~~~~~

حنا ٹی وی پر نگاہیں مرکوز کئے بیٹھی تھی جب رقیہ اندر آئی۔
~~~~~~~~

"کوئی گھر کا کام بھی دیکھ لیا کرو اسی منحوس کو ہمیشہ دیکھتی رہنا... "

وہ سوئچ نکالتی ہوئی بولی۔

"کیا ہے امی... ابھی تو آئی ہوں۔"

وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"اس ابھی کو دو گھنٹے ہو گئے ہیں...چل اٹھ جا کر برتن دھو, سارے کام ماں کے ذمے ہی ڈال رکھے ہیں۔"

وہ کوفت سے کہتی صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مجھے نہیں پتہ... "

وہ دھیرے سے منمنائی۔

"کیا کہا؟"

وہ خطرناک تیور لئے بولی۔

"جا رہی ہوں نہ... "

وہ معصوم سی شکل بنائے بولی۔

"ایک وہ ہے وہاں جا کر ایسا دل لگایا فون کرنا گوارا نہیں کرتی... تمہارے ابو سے تو پھر بھی بات کر لیتی مجھ سے تو ایسی کتراتی ہے جیسے قرضہ دینا ہو میرا... "

وہ کلس کر بولی۔

"اسے معلوم ہے نہ وہاں بھی آپ نے اسے نہیں بخشنا... اسی لیے۔"

وہ قہقہ لگاتی باہر نکل گئی۔

"ماں کو ہی برا بنانا تم سب.... اس میں تو جیسے شہد لگا ہے نہ سب اردگرد منڈلاتے رہتے!..."

وہ ہنکار بھرتی ٹی وی آن کرنے لگی۔

~~~~~~~~~

"تم پھر آ گئے؟"

وہ ریعان کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"تمہیں شاید بات کرنی ہے مجھ سے... لیکن مجھے لگتا ہے سب کچھ میں ہی سکھاؤں گا یہاں تک کہ کیا بولنا ہے یہ بھی۔"

وہ گھوری سے نوازتا ہوا بولا۔

وہ منہ بسورتی اسے دیکھنے لگی۔

"ابھی چلو اندر... ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

وہ ہوٹل کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

بات تو اسے بھی کرنی تھی سو خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"مجھے نہیں پتہ اُنسا نے تمہیں کیا بتایا ہے..."

"اس لئے سمپل سی بات کرو گا امید ہے تمہیں سمجھ آ جائے گی... "

وہ کرسی سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔

"بلکل سمجھ آئے گی لیکن تب ہی نہ جب تم مجھے کچھ بتاؤ گے... "

وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

"اُنسا کو بلاؤ....میں اس سے دوسری شادی کر لوں گا۔"
~~~~~~~~~

وہ طمانیت سے بولا۔

"تو پہلی کس سے کرو گے؟"

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"لڑکیوں کی کمی تو نہیں ہے یہاں... "

وہ بائیں آنکھ کا کونا دباتا شرارت سے بولا۔

"عیاش باز عربی... "

وہ مٹھی بند کرتی ہوئی اردو میں بولی۔

"سوری؟"

وہ آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔

"تم کہہ رہے ہو اُنسا سے دوسری شادی کرو گے اور پہلی پتہ نہیں کس سے... "

وہ ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

"یہاں عموماً دو ہی شادیاں کی جاتی ہیں۔بلکہ چار چار بھی کرتے ہیں...."

وہ رازداری سے بولا۔

بلا کا اطمینان تھا اس کے چہرے پر۔

وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

"یقیناً اُنسا پاگل ہو گئی ہے تبھی تم جیسے... "

"کیا مجھ جیسے؟"

وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھتا آگے کو ہوتا ہوا بولا۔

"تم جیسے فضول انسان کے پیچھے پاگل ہو رہی ہے... "

وہ گھورتی ہوئی بولی۔

"تبھی تم جیسی فضول لڑکی کو بھیجا ہے اس نے اپنا مشیر خاص بنا کر.... "

وہ قہقہ لگاتا ہوا بولا۔

وہ دانت پیستی دوسری جانب دیکھنے لگی۔

"یہ دیکھو یہ ہے میری گرل فرینڈ جس سے شاید میں پہلی شادی کروں۔"

وہ فون کی اسکرین اس کے سامنے کرتا ہوا بولا۔

وہ لب دبائے مسکرا رہا تھا۔

گال پر پڑتا گڑھا آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔

"تمہاری جیسی فضول ہے... "

وہ جل کر بولی۔

"تم سے زیادہ نہیں۔"

وہ جوابی کارروائی کرتا ہوا بولا۔

"قینچی کی طرح زبان چلتی ہے اس عربی نمونے کی... "

وہ اردو میں کوفت سے کہتی ٹیبل کو گھورنے لگی۔

"تم ایک شادی نہیں کر سکتے؟"

وہ ضبط کا دامن تھامے اسے دیکھنے لگی۔

"بلکل بھی نہیں... "

وہ قطعیت سے بولا۔

مشل کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

"تم مذاق کر رہے ہو نہ؟"

وہ جیسے شاک میں تھی۔

"میرا تم سے کیا مذاق؟"

وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

وہ انگلی دانتوں تلے رکھی سوچنے لگی۔

"پہلے تو تم راضی نہیں تھے... "

وہ کافی دیر بعد گویا ہوئی۔

"ہاں.. اور اب بھی تب جب وہ یہاں آئے گی تمہارے سامنے بٹھا کر بات کروں گا۔"

وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑھتا ہوا بولا۔

مشل جھرجھری لیتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

وہ سفید رنگ کا ثوب پہنے ہوئے تھا۔سر پر سفید ہی رنگ کا شماغ تھا۔

آج وہ حلیے سے ہی عربی معلوم ہو رہا تھا۔

"کیوں؟ ابھی بتا دو کیا بات کرو گے... "

وہ متجسس تھی۔

"بہت بڑی بات ہے ایسے نہیں بتا سکتا... "

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

وہ گھورتی ہوئی غصہ پی گئی۔

"تمہیں مکہ جانا ہے؟"

وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھتا تھوڑا سا جھک کر بولا۔

"وزٹ پر آئی ہوں تو سب جگہ جاؤں گی... "

وہ آہستہ سے بولی۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں کریم بک کروا دیتا ہوں زینب کے ساتھ چلی جانا... "

وہ جیسے اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا۔

"میں خود چلی جاؤں.... "

"میزبانی ہے... اور کچھ مت سمجھنا۔"

وہ باور کراتا چلا گیا۔

وہ ششدر سی کھڑی رہ گئی۔

"اُنسا دل تو چاہ رہا ہے تمہارا گلا دبا دوں... ایسے بے خبر ہوئی ہو مجھ سے۔"

وہ پیر پٹختی چلنے لگی۔

زینب باہر اس کی منتظر کھڑی تھی۔

"زینب تم نقاب کیسے کرتی ہو؟"

وہ آگے بڑھ کر اس سے ملتی ہوئی بولی۔

"بہت آسان ہے... تمہیں نہیں آتا؟"

وہ آبرو اچکا کر بولی۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"یہ دیکھو ایسے... "

وہ اس کے چہرے کو نقاب سے ڈھانپتی ہوئی بولی۔

"پن ہے تمہارے پاس؟"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہاں بیگ میں... ایک سیکنڈ۔"

وہ کہتی ہوئی بیڈ میں ہاتھ مارنے لگی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو..."

وہ پن لگاتی ہوئی بولی۔

"تھینک یو اب چلیں؟"

وہ اشتیاق سے بولی۔

"واللہ تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی تب سے... "

وہ مسکرائی تو آنکھیں چمکنے لگیں۔

دونوں گاڑی میں بیٹھ گئی۔

سارا سفر خاموشی کی نذر ہوا۔

ایک گھنٹے کے قریب وہ دونوں مکہ پہنچ چکی تھیں۔

"پہلے ہوٹل میں چیک ان کر لیتے ہیں اس کے بعد کعبہ کی زیارت کرنے چلیں گے... "

وہ گاڑی سے باہر نکلتی ہوئی بولی۔

وہ دونوں انجم مکہ ہوٹل کے سامنے تھیں۔

ہوٹل کی بلند ترین عمارت ان کے سامنے تھی۔

زینب بیگ پکڑے چلنے لگی۔

وہ دائیں بائیں دیکھتی اس کے عقب میں چلنے لگی۔

"کتنے ریال لگتے ہیں یہاں آنے میں؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڑھ سو ریال...."

وہ فون دیکھتی مصروف سے انداز میں بولی۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی خاموش ہو گئی۔

"مجھے لگتا ہے اب اُنسا مجھ سے رابطہ نہیں کرے گی... "

وہ فون کو دیکھتی مایوسی سے بولی۔

وہ بیڈ پر لیٹی تھی۔

زینب شاور لینے گئی تھی۔

~~~~~~~~~

وہ دونوں عبایا پہنے بیگ پشت پر ڈالے حرم میں داخل ہو رہی تھیں۔

مشل کی نظر کعبہ پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔

آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

یہ کیسا سحر انگیز لمحہ تھا جس نے اسے قید کر لیا تھا وہ خود بھی جاننے سے قاصر تھی۔
~~~~~~~~~

آس پاس کون تھا کون نہیں...

اسے خیال نہیں رہا۔

وہ کعبہ کو دیکھتی چلتی جا رہی تھی۔

سفید فرش پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔

سیاہ رنگ آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔

اس کی آنکھیں کیوں برس تھی وہ لاعلم تھی اس بات سے۔

وہ دونوں کعبہ کے عین سامنے کھڑی تھیں۔

مشل کعبہ سے پیشانی ٹکائے رونے لگی۔

آنسو بڑھتے جا رہے تھے۔

زینب کی آنکھیں بھی اسے دیکھ کر نم ہو گئیں۔

"میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں یہاں... "

وہ چہرہ صاف کر کے مڑی۔

یہ محرم کا مہینہ تھا جس کے باعث زیادہ رش نہیں تھا۔

"ضرور... "

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"کتنی خوشنصیب ہوں میں... کہ مجھے یہاں آنا نصیب ہوا۔"

وہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی بولی۔

"ایک منٹ... "

وہ فون نکالتی ہوئی بولی۔

"ہیلو؟"

وہ رافع کا نام دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"خالي ف المستشفى(ماموں ہاسپٹل میں ہیں؟)"

نجانے کیا کہا گیا جو وہ عربی میں بولنے لگی۔

مشل الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔

"انا جاين الحين(میں آتی ہوں ابھی)"

وہ فون بند کر کے مشل کو دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟"

وہ زینب کی آنکھوں میں بڑھتی نمی کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"میرے ماموں ہاسپٹل میں ہیں... ہمیں واپس جانا ہو گا؟"

وہ التجائیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ متحیر سی اسے دیکھنے لگی۔

اسے کیا بولنا چاہیئے وہ سوچنے لگی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں اچھا نہیں لگے گا لیکن وہ میرے والد جیسے ہیں... ایسے میں۔"

اشکوں نے اس کے الفاظ کا دم توڑ دیا۔

وہ آنکھیں صاف کرنے لگی۔

"نہیں... ایسی کوئی بات نہیں ہم چلتے ہیں واپس پھر آجائیں گے یہاں۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتی اپنی ہمت بندھاتی ہوئی بولی۔

وہ زینب کو نہیں خود کو تسلی دے رہی تھی۔

"ہاں... تمہارے پاس چھ مہینے ہیں ابھی۔"

وہ کہتی ہوئی فون پر انگلیاں چلانے لگی۔

"میں کریم بک کروا لوں... "

وہ فون کو دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔

مشل نم آنکھوں سے گردن گھما کر عقب میں دیکھنے لگی۔

"عجیب فیصلے ہیں قسمت کے... ابھی آئی ہوں اور ابھی جانا پڑ رہا۔"

وہ کعبہ کو دیکھتی سوچ رہی تھی۔

"چلیں؟"

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتی ہوئی بولی۔

~~~~~~~~~

"أنت بخير (تم ٹھیک ہو؟)"

وہ زینب کو دیکھتا ہوا بولا۔

"نعم لا تقلق (ہاں فکر مت کرو...)"

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

"هل يمكنني مغادرة المستشفى؟(میں چھوڑ آؤں ہاسپٹل؟)"

وہ اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
~~~~~~~~~

"لا حاجة (ضرورت نہیں۔)رافي قادمة (رافع آ رہا ہے...)"

وہ سڑک پر نگاہ ڈالتی ہوئی بولی۔

مشل لاپرواہی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی جو عربی میں بات کر رہے تھے۔

"چلو تمہیں کچھ دکھانا ہے... کیونکہ میں جانتا ہوں اُنسا اب یہاں نہیں آئے گی۔"

ریحان مشل کو اشارہ کرتا ہوٹل کی جانب چلنے لگا۔

رافع آ چکا تھا سو وہ پر سکون ہو گیا۔

"میں سامان رکھ کر آتی ہوں.. تم نیچے بیٹھو ریسٹورنٹ میں۔"

وہ کہتی ہوئی چلنے لگی۔

وہ خاموشی سے آ کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد مشل نمودار ہوئی۔

وہ اسی حلیے میں تھی۔

عبایا اور چہرے پر نقاب...

"کیا دکھانا ہے؟ اور تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو اُنسا یہاں نہیں آئے گی؟"

وہ پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کام ہی ایسا کیا ہے اب واپس کس منہ سے آئے گی... "

وہ چبا چبا کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

وہ الجھ گئی۔

"یہ دیکھو اس کی تصویریں... واللہ بہت چالاک لڑکی تھی لیکن مجھ سے زیادہ نہیں۔"

اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

وہ اس کے ہاتھ سے فون لیتی تصویریں دیکھنے لگی۔

اُنسا ان تصویروں میں کسی شیخ کے ساتھ تھی۔

"تمہیں کہاں سے ملی یہ تصاویر؟"

وہ ششدر سی رہ گئی۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں... اب مجھے بتاؤ تم کیا کرو گی؟"

وہ دائیں آبرو اچکا کر بولا۔

"میں؟ اممم... وہ تو فون بھی نہیں اٹھا رہی۔"

وہ متفکر سی بولی۔

"اب نہیں اٹھانے والی... مجھے سچ سچ بتاؤ وہ پاکستان میں ہے یا کہیں اور؟"

وہ جانچتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"وہ دوبئی میں ہے... "

ایک لمحے کا ضیاع کئے بنا وہ بول پڑی۔

"دوبئی... "

وہ زیر لب دہراتا اسے گھورنے لگا۔

"تم نے کہا تھا وہ پاکستان میں ہے... "

وہ چبا چبا کر بولا۔

"اس نے منع کیا تھا... "

وہ لاچاری سے شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

"حد درجہ بیوقوف ہو تم... خیر ایک نہایت اہم بات تمہیں بتانی ہے۔"

وہ بغور اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"کون سی بات؟"

اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"کافی بڑی بات ہے اور اہم بھی..."

وہ تمہید باندھ رہا تھا۔

"صاف صاف بتاؤ... کیا کہنا چاہتے ہو؟ پہیلیاں مت بوجھواؤ...."

وہ جھنجھلا کر بولی۔

ایسی کون سی بات تھی جو وہ جانتا تھا؟

وہ الجھ کر سوچنے لگی۔

"ماموں کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟"

وہ بے چینی سے بولی۔

"اب بہتر ہوں... تم تو مکہ گئی تھی نہ؟"

وہ متحیر رہ گئے۔

"یہ چوٹ کیسے لگی؟"

وہ رافع کو دیکھ رہی تھی۔

"سیڑھیوں سے پھسل گئے... "

وہ سرد آہ بھرتا ہوا بولا۔

"ماموں آپ کو خیال رکھنا چاہیئے تھا... دیکھیں اب کتنی چوٹ آ گئی۔"

وہ نم آنکھوں سے دیکھتی بول رہی تھی۔

"تم مکہ کیوں گئی تھی؟ زینب آج کل تم کس کے ساتھ ہو؟"

آسیہ تفتیشی انداز میں بولی۔

"ایک دوست کے ساتھ گئی تھی... "

وہ ان سے نظریں ملائے بغیر بولی۔

"بیٹا میں ٹھیک ہوں تم فکر مت کرو... مشل کو لے آؤ اس سے ملنا تھا لیکن.... "

وہ آسیہ کو دیکھتے بات ادھوری چھوڑ گئے۔

"وہ لڑکی یہاں آئی کس کے ساتھ ہے؟ زینب تم نے تو نہیں؟"

یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

زینب لب کاٹتی رزاق صاحب کو دیکھنے لگی۔

"زینب میں کچھ پوچھ رہی ہوں... تم نے ویزہ بھیجا؟"

وہ اسے بازو سے پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑتی ہوئی بولی۔

"ممانی... یہ مناسب وقت نہیں ان سوال جوابوں کا.... "

وہ نظروں کا زاویہ موڑتی رافع کو دیکھنے لگی۔

"ماما پلیز... ابھی خاموش ہو جائیں۔"

رافع ان دونوں کے بیچ آ گیا۔

وہ ڈھال بن گیا تھا زینب کی۔

وہ آسودگی سے مسکرانے لگی۔

"آسیہ خدا کا کچھ تو خوف کرو... شوہر ہاسپٹل کے بستر پر پڑا ہے اور تم پھر سے شروع ہو گئی!..."

وہ تاسف سے بولے۔

وہ ہنکار بھرتی سائیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ڈاکٹر سے بات کی تم نے؟"

وہ رافع کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہاں... اور تم فکر مت کرو میں سنبھال لوں گا ماما کو۔"

وہ اس کا رخسار تھپتھپاتا ہوا بولا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی رزاق صاحب کے پاس آ گئی۔

~~~~~~~~~

"زینب تمہاری بہن ہے... "

وہ بائیں جانب دیکھتا ہوا بولا۔

"یہ کیا مذاق ہے؟"

وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔

"مذاق نہیں حقیقت ہے۔باقی میں کچھ نہیں جانتا... صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ تمہاری بہن ہے اسی لئے تو تمہارے ساتھ تھی۔"
~~~~~~~~~

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا۔

وہ سکتے میں آ گئی۔

الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

"لیکن یہ.... کہ کیسے؟"

اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

"میں نے بتایا نہ مجھے کچھ نہیں معلوم زینب نے بس اتنا بتایا کہ تم اس کی بہن ہو اس لئے میں اس کا نام لوں تمہاری مدد کے لیے۔بہن ہے تبھی تو تمہارا خیال تھا اکیلی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی وہ تمہیں... "

وہ سیٹ سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔

وہ متحیر تھی۔

بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

یکدم ایسا انکشاف... شاک دینے کو بہت تھا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو... ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

وہ جھنجلا کر بولی۔

"تم بلکل پاگل ہو یقین ہو گیا مجھے... "

وہ گھورتا ہوا بولا۔

"ٹھیک ہے بہت شکریہ... میں تصدیق کر لوں گی اور امید ہے دوبارہ ہماری ملاقات نہیں ہو گی کیونکہ میں اب اُنسا کے لئے کچھ نہیں کرنے والی.... "

وہ درشتی سے کہتی چلی گئی۔

وہ آنکھیں سکیڑے اسے جاتا دیکھنے لگا۔

"شخص غریب ، آشیاء غریبۃ(عجیب لوگ,,, عجیب باتیں....)"

وہ بڑبڑاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

~~~~~~~~~

"چاچو مجھے سچ سچ بتائیں کیا میری کوئی بہن ہے؟"

وہ ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔

وہ حیران پریشان سے اسے دیکھنے لگے۔

"زینب میری بہن ہے؟"

وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی جو خاموش تھے۔

"ہاں...بیٹا لیکن لمبی کہانی ہے اس کے پس منظر میں۔"

وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولے۔

"آپ نے مجھے میری بہن سے دور رکھا؟ حتیٰ کہ مجھے لاعلم رکھا... میری ایک بہن ہے اور مجھے آج چوبیس سال بعد معلوم ہو رہا ہے...."

وہ آنکھوں میں نمی لئے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری رزاق سے ملاقات ہوئی؟ اس نے بتایا تمہیں؟"

وہ بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے بولے۔
~~~~~~~~~

"میں نے آپ سے ایک جھوٹ بولا تھا... میں عمرہ کرنے نہیں آئی یہاں۔عمرہ بنا محرم کے نہیں ہوتا اس لیے میں نے ماموں کا کہہ دیا کہ ان کے ساتھ کروں گی جبکہ میں وزٹ پر آئی ہوں۔اور آپ نے تو اتنا بڑا جھوٹ بولا چاچو... "

وہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ ہکا بکا رہ گئے۔

"مشل بات کو سمجھنے کی کوشش کرو بیٹا... "

"فلحال میں بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں... "

اس نے کہہ کر کال بند کر دی۔

آنسو لڑی کی صورت بہنا شروع ہو گئے۔

"ایک باہر والا مجھے آکر بتا رہا ہے کہ زینب میری بہن ہے... "

وہ ہاتھ کی پشت سے رخسار رگڑتی ہوئی بولی۔

"کیسا مذاق بنا دیا ہے میرا؟"

وہ سوں سوں کرتی بول رہی تھی۔

"تو مطلب زینب ماموں رزاق کی بات کر رہی تھی... "

یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"کیا ہوا ہو گا انہیں جو وہ ہاسپٹل میں ہیں؟"

وہ بولتی ہوئی فون اٹھانے لگی۔

بیل جا رہی تھی لیکن وہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔

وہ کال بند کرتی پھر سے اس کا نمبر ملانے لگی۔

تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہاں بولو مشل؟"

وہ فون کان سے لگاتی ہوئی بولی۔

"ماموں کیسے ہیں؟ کیا ہوا تھا انہیں؟"

وہ سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔

"ہاں بہتر ہے... تم فکر مت...."

وہ بولتے بولتے ٹھٹھک گئی۔

"مجھے ملنا ہے تم آ سکتی ہو؟"

وہ لب کاٹتی ہوئی بولی۔

"کس سے؟"

وہ بھانپ گئی۔

"ماموں سے.... "

وہ آہستہ سے بولی۔

"میں آتی ہوں فارغ ہو کر... "

وہ مسکرا کر بولی۔

مشل نے مزید بنا کچھ کہے فون بند کر دیا۔

وہ سانس خارج کرتی دروازے کو گھورنے لگی۔

"میرے آس پاس موجود تمام لوگ جھوٹے ہیں میری طرح..."

وہ تلخی سے مسکرائی۔

"چاچو، اُنسا پھر زینب نے بھی نہیں بتایا...."

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

"سب جانتے تھے صرف مشل کو ہی لاعلم رکھا گیا... "

نمی پھر سے آنکھوں کی زینت بن گئی۔

"میرے سوالوں کے جواب آپ کے پاس ہیں ماموں... "

وہ چہرہ گھٹنوں پر رکھتی ہوئی بولی۔

~~~~~~~~~

"کیا ہو گیا ایسے بت بن کر کیوں بیٹھے ہیں؟"

رقیہ اندر آتی ہوئی بولی۔

"مشل کو معلوم ہو گیا ہے... اور وہ جھوٹ بول کر گئی ہم سے... عمرہ کرنے نہیں گئی۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔

"ہائے میں مر جاؤں... پھر کیا لینے گئی وہاں؟ توبہ اس لڑکی کی حرکتیں تو دیکھیں... کیا کرتی پھر رہی ہے غیر ملک میں کچھ معلوم تو کریں... "

وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگیں۔

"اب تو وہ کسی کی بھی نہیں سنے گی... متنفر ہو گئی ہے سب سے اسے زینب کے متعلق معلوم ہو گیا ہے۔"
~~~~~~~~~

وہ غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے بول رہے تھے۔

"رزاق کو شرم آنی چاہیئے.... اپنی زبان سے کیسے پھر سکتا ہے؟ جانتے ہیں نہ کیا طے ہوا تھا.... "

وہ طیش میں آ گئی۔

"اب رزاق سے بات ہو گی تو معلوم ہو گا کچھ.... "

وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔

"میں تو کہتی ہوں واپس ہی نہ آئے فساد ہی برپا کرتی ہے اس گھر میں... جس دن سے گئی ہے میرے گھر میں سکون ہے۔ بہتر ہے وہ اُدھر ہی رہے اب۔"

وہ ہنکار بھرتی ہوئی بولیں۔

~~~~~~~~~

"ماموں کیسی طبیعت ہے آپ کی؟"

وہ ان کے پاس آتی ہوئی بولی۔

"میری بچی... "

وہ اسے سینے سے لگاتے ہوئے بولے۔

مشل کی آنکھیں بھی جھلملانے لگیں۔

"تم آ گئی ہو نہ دیکھنا کتنی جلدی ٹھیک ہوتا میں... "

وہ آنکھیں صاف کرتے مسکرانے لگے۔

"لیکن یہ ہوا کیسے؟"

وہ الجھ کر انہیں دیکھنے لگی۔
~~~~~~~~~

کمرے میں ان دونوں کے علاوہ صرف رافع موجود تھا۔

"بس بیٹا... یہ چوٹ لگنا لکھی تھی سو لگ گئی۔تم بھائی سے ملی ہو؟"

ان کا اشارہ رافع کی جانب تھا۔

"جی زینب نے بتایا تھا۔"

وہ جبراً مسکرائی۔

"چلو اچھا ہے... "

وہ اثبات میں سر ہلاتے تکیے سے ٹیک لگانے لگے۔

"زینب کہاں ہے؟"

وہ رافع کے سامنے آتی ہوئی بولی۔

"گھر گئی ہے ماما کے ساتھ... تم بیٹھ جاؤ۔"

وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا ہوا بولا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی بیٹھ گئی۔

سوچیں منتشر ہو چکی تھیں۔

ہزاروں سوال تھے جن کے جواب وہ جاننا چاہتی تھی۔

لیکن موقعے کی مناسبت کے لحاظ سے خاموش تھی۔

رزاق صاحب پر غنودگی طاری ہو چکی تھی۔

"تمہاری زینب سے شادی ہوئی ہے؟"

وہ اردو میں بات کر رہی تھی۔

"شادی کی ڈیٹ رکھنی ہے ابھی.. لیکن نکاح بچپن میں ہو گیا تھا۔"

وہ فون پر انگلیاں چلاتا ہوا بولا۔

"اوہ اچھا۔تو؟"

وہ کیا پوچھنا چاہ رہی تھی یکسر فراموش کر گئی۔

"زینب تمہارے بنا یہ تقریب نہیں کرنا چاہتی تھی...."

وہ مسکرا کر کہتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"اچھا... "

وہ بے خیالی میں کہہ گئی۔

دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

"میں ایک کال کر کے آیا... "

وہ معذرت کرتا باہر نکل گیا۔

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔

وہ اپنے سوالوں کے ادھورے جواب لئے واپس جا رہی تھی۔

"کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کال کر دینا... یہ میرا نمبر ہے۔ابو کو گھر لے جائیں گے تو میں تمہیں لینے آ جاؤں گا تب تک تم.... "

"میں ٹھیک ہوں یہاں ہی... "

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے قبل بول پڑی۔

اپنی تضحیک وہ بھولی نہیں تھی۔

وہ خفیف سا ہو کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔

مشل بنا کچھ کہے باہر نکل گئی۔

ریسیپشن پر اسے ریحان کا چہرہ دکھائی دیا۔

وہ اس طرح سے آگے چل دی مانو اسے دیکھا ہی نہ ہو...

"تم نے بات کی اُنسا سے؟"

وہ سرعت سے چلتا اس کے عین مقابل آ کھڑا ہوا۔

"نہیں... اور مجھے ضرورت نہیں میں تمہیں آگاہ کر چکی ہوں اگر تمہاری یاداشت سلامت ہے تو... "

وہ چبا چبا کر بولی۔

"ڈنر کرو گی؟"

وہ بائیں آبرو اچکا کر بولا۔

"جدہ میں لڑکیوں کی کمی ہو گئی ہے کیا؟"

وہ سینے پر بازو باندھتی ہوئی بولی۔

چہرے پر بیزاری نمایاں تھی۔

"واللہ ابھی یہ دن نہیں آئے... لیکن میں نے سوچا تمہیں بھی یہاں کی رونق دکھا دی جائے۔"

وہ ناک چڑھاتا ہوا بولا۔

"اپنے پاس رکھو اپنی رونق... "

وہ تپ کر کہتی سائیڈ سے آگے نکل گئی۔

"تم بھی یہیں رہتی تھی نہ؟"

وہ بیرونی دروازے کو دیکھتا ہوا بولا۔

مشل کی جانب اس کی پشت تھی۔

اس کے بڑھتے قدم منجمد ہو گئے۔

"تو؟"

وہ بلند آواز میں بولی۔

"تو ہو سکتا ہے میں سب جانتا... "

"ٹھیک ہے مجھے فرق نہیں پڑتا..."

وہ سرد مہری سے کہتی چلنے لگی۔

وہ رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے دماغ ٹھکانے پر نہیں... ویسے دماغ تھا ہی کب اس کے پاس؟..."

وہ قہقہ لگاتا باہر کی جانب چلنے لگا۔

وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔

فون اسی لمحے شور مچانے لگا۔

اس نے بنا دیکھے کان سے لگا لیا۔

"جی؟"

آواز میں بوجھل پن تھا۔

"میری بات غور سے سنو... اُنسا کو بولو واپس آ جائے, جس شیخ کے لئے وہ وہاں گئی ہے وہ صحیح انسان نہیں ہے۔"

ریحان تیز تیز بول رہا تھا۔

"جب اسے اپنی فکر نہیں پھر تم کیوں کر رہے ہو؟"

وہ آسودگی سے بولی۔

"اگر ایک انسان جان بوجھ کر اپنا نقصان کرنے کی کوشش کرے تو ہمارا فرض ہے اسے دور کرنا... "

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔

"اس نے اتنے جھوٹ بولے مجھ سے... دوبئ وہ کسی لڑکے کے لئے گئی ہے پھر مجھے یہاں کیوں بھیجا؟"

وہ دکھتے سر کو دباتی ہوئی بولی۔

"تمہیں ابھی بھی سمجھ نہیں آیا؟"

وہ آہستہ سے بولا۔

"نہیں... "

وہ اداسی سے بولی۔

"تمہیں زینب نے بلایا ہے... "

وہ سانس خارج کرتا ہوا بولا۔

"تم نے تو کہا تھا تمہیں کچھ نہیں معلوم..."

وہ سیدھی ہو گئی۔

"زیادہ نہیں بس تھوڑا بہت... جتنا زینب نے بتایا۔"

وہ سنبھل کر بولا۔

"تم بھی جھوٹے ہو... ویل میں اُنسا کو کچھ نہیں کہنے والی۔جب گرے گی خود ہی سمجھ آ جائے گی۔"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی... میں نے تمہیں آگاہ کر کے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔

~~~~~~~~~~

"امی آپ زبردستی نہیں کر سکتی میرے ساتھ.... "

زین احتجاجاً چلایا۔

"آواز نیچی رکھو اپنی... "

وہ انگلی اٹھا کر بولی۔

"ابو آپ مشل کو واپس بلائیں اور ہم دونوں کا نکاح کروا دیں۔شادی چاہے دس سال بعد کریں لیکن نکاح ابھی کروائیں.... میں کسی فائزہ سے شادی نہیں کروں گا۔"

وہ رقیہ کو گھورتا ہوا بولا۔

"ہے کوئی شرم حیا... کیسے ماں باپ کے سامنے اس لڑکی کا نام لے رہا ہے؟ اپنے اس دماغ میں بٹھا لو میں اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی اس چھمک چھلو سے کبھی نہیں کروں گی..."

وہ افضل صاحب اور زین دونوں کو گھورتی ہوئی بولی۔

حنا دروازے میں لگی سب سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ مشل کو میسج کر کے آگاہ کرتی جا رہی تھی۔

"یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم دونوں نے؟"

افضل صاحب ضبط کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے بولے۔
~~~~~~~~~~

"ابو میں نے بتا دیا ہے واپس بلائیں اسے... جب عمرہ نہیں کرنا تو وہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔اور ہمارا نکاح کروائیں۔"

وہ غیض سے لیکن مدھم آواز میں بولا۔

"بلی کے خواب میں چھچھڑے...."

رقیہ تمسخرانہ انداز میں کہتی باورچی خانے میں چلی گئ۔

"پہلے ہی میں مشل کو لے کر پریشان ہوں اور اب تم دونوں نے نیا محاذ کھول لیا ہے... بات کرتا ہوں میں مشل سے دیکھتے ہیں کیا کہتی ہے وہ۔"

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے کمرے کی جانب چل دیئے۔

زین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

"اچھے سے جانتا ہوں ابو میری ہی حمایت کریں گے... آپ کو شکست کا ہی سامنا کرنا پڑے گا امی۔"

وہ چبا چبا کر کہتا زینے چڑھنے لگا۔

یہ لڑکی اس گھر میں کیا کر رہی ہے؟ تم جانتے ہو نہ اس نے کیا کیا تھا؟"

آسیہ دبی دبی آواز میں غرائی۔

"ماما پلیز... ابھی چپ ہو جائیں وہ چلی جائے گی ابو نے بلایا ہے۔"

رافع ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوا بولا۔

وہ خونخوار نظروں سے گھورتی چلی گئ۔

"ماموں زینب میری بہن ہے... لیکن مجھے کیوں بتایا نہیں گیا وہ یہاں اور میں وہاں,,ایسا کیوں؟"

وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔

آنکھوں میں نمی ڈیرے جما رہی تھی۔

"بیٹا جب تمہاری ماما کا انتقال ہوا تو زینب کا نکاح ہم نے رافع سے کر دیا اور تمہیں افضل نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

ان کا سر ندامت کے باعث جھکا ہوا تھا۔

"تو مجھ سے کیوں چھپایا؟ کبھی ہم دونوں ملے کیوں نہیں؟"

وہ ضبط کرتی ہوئی بولی۔

"تمہاری ممانی کی وجہ سے... تمہاری پیدائش والے دن طارق صاحب چل بسے اور نسیم میرے گھر آ گئی۔ آسیہ سے برداشت نہیں ہوا کہ وہ یہاں رہے, تم تینوں کے اخراجات میں اٹھاؤں... یہی رقابت تھی تم سے کہ تمہارے آنے سے یہ کشیدہ حالات پیدا ہوئے...

خیر تین سال بعد تمہاری ماما بھی چل بسیں... زینب کو آسیہ پسند کرتی تھی معصوم اور کم گو بچی تھی, سو اس کا نکاح رافع سے کر دیا تاکہ اس کے نام جو جگہ تھی وہ بھی ہمیں مل جائے... وہ ایک لالچی عورت ہے۔مجھے افسوس ہے اس بات پر, تمہارے لئے نسیم نے صرف زیور چھوڑا تھا..."

وہ سانس لینے کو لمحہ بھر رکے۔

وہ دم سادھے انہماک سے انہیں سن رہی تھی۔

"افضل نے کہا تھا یا تو میں دونوں بچیوں کو رکھ لوں یا پھر وہ... لیکن رقیہ بھی دونوں کو رکھنے پر رضامند نہ تھی نہ ہی آسیہ... اسی لئے ایک کو میں نے رکھ لیا اور ایک کو افضل نے۔"

وہ بولتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن مجھے لاعلم کیوں رکھا؟ زینب جانتی تھی لیکن میں نہیں... "

وہ زور دے کر بولی۔

"آسیہ نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر تم یہاں آئی تو وہ رافع کو لے کر چلی جائے گی مجھے چھوڑ دے گی... اس لئے تمہیں لاعلم رکھا کہ نہ تمہارے علم میں آئے گا نہ ہی تم کبھی زندگی میں یہاں کا رخ کرو گی۔زینب سات سال کی تھی اس لئے اسے یاد تھا کہ اس کی ایک بہن بھی ہے۔"

وہ ہکا بکا سی انہیں دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے اپنے پاس نہ رکھتے... جانتی ہوں بن ماں باپ کے بچے بوجھ ہوتے ہیں لیکن ملنے تو دے سکتے تھے نہ... "

وہ آنکھوں میں امڈ آنے والی نمی کو صاف کرتی ہوئی بولی۔

"می... میں ہمیشہ سے ایک کمزور انسان رہا ہوں... تمہاری ممانی نے اپنی مرضی کی اور میں نے کرنے دی۔"

وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہے تو پھر اب کیوں بلایا زینب نے مجھے؟ جب اتنے سالوں سے لاعلم رکھا تو اب کیوں بلایا؟"
وہ غمگین تھی۔

"زینب کی ضد تھی وہ تمہارے بغیر شادی کی تقریب نہیں کرنا چاہتی تھی... یہ سب اسی نے کیا تمہیں پاکستان سے یہاں بلانا۔اور میں تو یہی چاہتا تھا اس لیے اس کی مدد کرنے لگا۔"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"تو اب ممانی کا خدشہ نہیں کہ میں یہیں رک گئی تو پھر؟"

وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"خدشہ ہے واویلا بھی بہت مچایا... لیکن زینب کے ساتھ رافع ہے اور مجھے خوشی ہے وہ غلط کی حمایت نہیں کرتا۔نہ غلط ہونے دیتا ہے۔"

وہ نم آنکھوں سے مسکرائے۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا,, میں اپنی بہن کی نشانیوں کو سنبھال نہیں پایا۔حق ادا نہیں کر پایا... "

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔

"نہیں.. ایسی بات مت کریں,, میں چلتی ہوں اب۔"

وہ ان سے نظریں ملائے بغیر کھڑی ہو گئی۔

"مشل میری بات تو سنو..."

وہ اسے آوازیں دیتے رہے لیکن وہ سنی ان سنی کرتی نکل گئی۔

آنکھوں کے سامنے منظر دھندلا رہے تھے۔

"چلو میرے ساتھ... "

زینب جو کمرے کے باہر کھڑی تھی اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگی۔

وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھی تھیں...

دونوں جانب سے خاموشی تھی۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

بلآخر مشل نے اس خاموشی کو توڑا۔

"میں چاہ رہی تھی تم خود پہچانو مجھے..."

وہ آہستہ سے کہتی گاڑی سٹارٹ کرنے لگی۔

"جو اپنے تھے انہوں نے بتایا نہیں اور ایک باہر کا انسان آکر مجھے بتا رہا تھا... "

وہ نفی میں سر ہلاتی تاسف سے بول رہی تھی۔

"ہم سب ہی مجبور تھے ممانی کے باعث... نجانے کیوں وہ اتنی عجیب ہیں؟"

وہ جھرجھری لیتی ہوئی بولی۔

"واہ ایسی مجبوری دو بہنوں کو جدا کر دیا.. حتیٰ کہ وجود ہی ختم کر دیا۔اتنی سی بات پر انہوں نے یہ سب کیا؟"

وہ آنکھوں میں نمی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ممانی کا خیال تھا تم بڑی ہو جاؤ گی, میری طرح شادی ہو جائے گی اور پھر تم اپنے گھر کی ہو جاؤ گی اور کبھی یہاں نہیں آؤ گی.... ایک اہم وجہ بھی ہے بعد میں بتاؤں گی وہ۔"

وہ سامنے سڑک کو دیکھتی سپیڈ بڑھانے لگی۔

"سب کو ذمہ داری کا ڈر تھا... پھر شادی کا خرچا, چاچو نے بھی اسی لئے تمہیں نہیں رکھا اپنے پاس....زین سے نکاح کر سکتے تھے تمہارا۔"

وہ رکھائی سے بولی۔

"سچ تو یہی ہے مشل بن ماں باپ کے بچوں کی زمہ داری کوئی نہیں لیتا ہے؟ اور لیتا بھی ہے تو ساری زندگی کے طعنے لکھ دیئے جاتے ہیں نصیب میں... اس سے اچھا تو انسان سڑکوں پر ذلیل و خوار ہو جائے۔"

وہ انگلی سے آنکھ کا گوشہ صاف کرتی ہوئی بولی۔

"بلکل... اور سچ ایسا ہی تلخ ہوتا ہے جس کا سامنا کرنا سہل نہیں۔"

اشکوں کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

وہ ایک مضبوط اعصاب کی مالک تھی لیکن یہاں ہر ضبط جواب دے گیا۔

"میرا حال تم سے کچھ زیادہ مختلف نہیں.... کبھی کبھار اچھا بول لیتی ہیں ممانی جب انہیں خیال آتا ہے کہ میرے نام کی جائیداد لے رکھی ہے انہوں نے... "

اشک پلکوں کی باڑ کو توڑ کر بہہ نکلے۔

"تم رافع سے کہنا الگ گھر خرید لے... اپنی ازدواجی زندگی تم سکون سے گزارنا۔"

وہ اس کی آنکھوں سے ٹوٹتے موتی دیکھتی غمزدہ سی بولی۔

"میرے لئے بس یہی سب سے اہم تھا تمہاری شرکت... اور دیکھو ممکن بنا لیا میں نے۔"

وہ نم آنکھوں سے دیکھتی مسکرانے لگی۔

"مطلب؟"

وہ الجھ گئی۔

"اُنسا کو میں نے مجبور کیا تھا تمہیں یہاں بلانے کے لئے پھر اس کا ریحان کے ساتھ کچھ مسئلہ چل رہا تھا جس بہانے اس نے تمہیں یہاں بلایا....سعودیہ والے وزٹ ویزہ یونہی نہیں دیتے جب تک بہن, بھائی یا ماں باپ میں سے کوئی نہ بھیجے... اسی طرح تمہارا ویزہ میں نے بھیجا۔"

وہ اس کا رخسار تھپتھپاتی ہوئی بولی۔

"تو اسی لئے وہ مجھ سے رابطہ نہیں کر رہی کیونکہ تم میرے ساتھ ہو؟ لیکن وہ خود کیوں غائب ہے؟"

وہ تانے بانے جوڑنے لگی۔

"ہو سکتا ہے... میری بھی کم ہی بات ہو رہی ہے ٹائم نہیں ملتا۔"

وہ گاڑی سٹارٹ کرتی ہوئی بولی۔

"مطلب میری بہن نے مجھے بلایا ہے یہاں.. "

وہ پر سکون سی ہو کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتی ہوئی سوچنے لگی۔

~~~~~~~~~

یکسر سب ہی تغیر ہو کر رہ گیا تھا۔

"اب صرف ایک پہیلی باقی ہے... تم دوبئ میں کیا کر رہی ہو؟ اگر ریحان سے شادی کرنی ہے پھر سامنے کیوں نہیں آتی؟ اور وہ وجہ خو زینب نے نہیں بتائی ابھی... "

وہ برگر سے انصاف کرتی ہوئی سوچ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اتنی بھی بری نہیں ہو تم اُنسا... زینب سے ملانے کے لئے تم نے مجھے یہاں بلایا لیکن اپنے بارے میں صرف من گھڑت کہانیاں سنائیں... نجانے دوبئ میں کون سے بزنس سیٹ کرنے گئی ہو تم وہ بھی سب کو جھوٹ بول کر، حتیٰ کہ اپنی ماما سے بھی۔"

وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

"زینب کی شادی پر میں کون سے کپڑے پہنوں گی؟ مجھے تو معلوم بھی نہیں تھا..."

اسے پریشانی لاحق ہوئی۔

"اف... اب کیا کروں گی میں۔میری اکلوتی بہن کی شادی اور میرے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں۔"

وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

اسی لمحے اس کا فون رنگ کرنے لگا۔
~~~~~~~~~

انجان نمبر دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"کون؟"

وہ فون کان سے لگاتی ہوئی بولی۔

"یار ریعان نے تمہیں جو بھی بتایا نہ سب جھوٹ ہے... "

یہ اُنسا کی آواز تھی کیسے نہ پہچانتی وہ۔

"سیئریسلی؟ تم مجھے مشکل وقت میں اکیلا چھوڑ گئی اور میں تمہارا یقین کرو... دوستی کا بھوت اتر چکا ہے میرے سر سے۔"

وہ تنک کر بولی۔

"یار وہ جھوٹا انسان ہے اس کا اعتبار ہرگز مت کرنا... "

"اچھا!...جب میں یہاں آئی تھی تب تو تم نے کہا تھا وہ بہت اچھا اور قابل اعتبار انسان ہے۔"

وہ چبا چبا کر بولی۔

چہرہ مارے غیض کے سرخ ہو رہا تھا۔

"تب کی بات اور تھی... "

وہ خود الجھی ہوئی تھی۔

"تم وہاں کس کے ساتھ ہو؟ سچ سچ بتانا... کیا کر رہی ہو تم وہاں سب سے چھپ کر؟"

وہ ریعان کو گھورتی ہوئی بولی جو سامنے سے چلا آ رہا تھا۔

آنکھوں پر سیاہ رنگ کی گاگلز لگائے۔

آج بھی وہ سفید رنگ کا ثوب اور شماغ پہنے ہوئے تھا۔

گلاسز ٹیبل پر رکھ کر وہ مسکرانے لگا۔

مسکرایا تو ڈمپل بھی عود آیا۔

"یار میں کسی کام سے آئی ہوں... وہ ریحان غلط بیانی کر رہا ہے۔"

وہ زور دے کر بولی۔

"اور تمہارے بیان جو روز بدلتے ہیں... ان پر یقین کروں؟"

اس نے چوٹ کی۔

"تم اس کی باتیں مت سنو... وہ تمہیں مجھ سے بدگمان کر رہا ہے۔"

وہ لب کاٹتی کوفت سے بولی۔

"تم سے کس نے کہا ریحان نے یہ سب مجھے بتایا؟ تم کر کیا رہی ہو آخر بتانا پسند کرو گی؟ کیا سمجھ رکھا ہے تم نے ہم سب کو.... "

مشل نے اسے جھاڑا...

"تم نہ... بس چھوڑو... "

اس کہتے ساتھ فون بند کر دیا۔

"بدتمیز کہیں کی۔"

مشل فون کو گھورتی ہوئی بولی۔

"یقیناً میری ایکس گرل فرینڈ کا فون تھا... میں نے اسے سب بتایا تبھی اس نے کال کی تمہیں..."

وہ محظوظ ہوتا ہوا بولا۔

"آپ کیوں کسی عذاب کی مانند نازل ہو جاتے ہیں؟"

وہ رکھائی سے بولی۔

"عذاب بھی ہر کسی پر نہیں آتا... مطلب ریعان ہر کسی کے پاس نہیں جاتا۔"

وہ بائیں آنکھ دباتا شرارت سے بولا۔

"تو میں کیا کروں؟ پورے جدہ میں مٹھائی تقسیم کروں کہ ریعان میرے پاس آیا ہے؟"

وہ سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔

"لحاظ اور تمیز نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے شاید... "

اسے برا لگا۔

"مجھ میں نہیں ہے... خوش!! میں پہلے ہی اُنسا کی وجہ سے غصے میں ہوں مزید آپ جلتی پر تیل کا کام نہ کریں۔"

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

"فلحال کہیں جانے کا ارادہ نہیں کیا؟ دراصل آج جمعرات ہے تو اگلے دو دن چھٹی کے ہیں تو میں نے سوچا...."

وہ بات ادھوری چھوڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کی گرل فرینڈ کا انتقال تو نہیں ہو گیا؟"

وہ نہایت سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں... کیوں؟"

وہ تعجب سے بولا۔

"مجھ سے پوچھ رہے ہیں نہ جانے کا تو میں نے سوچا شاید... "

وہ شانے اچکاتی فون کو دیکھنے لگی۔

وہ لب دبائے مسکرانے لگا۔

"نماز کا ٹائم ہو گیا... چلتی ہوں میں۔"

وہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

وہ بائیں ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھتا اس کی تقلید میں کھڑا ہو گیا۔

مشل ایک نظر اس پر ڈالتی چلی گئی۔

"اب مزہ آئے گا میری امیج خراب کر رہی تھی نہ تم... اب تمہاری اصلیت معلوم ہو گی سب کو..."

وہ چلتا ہوا اُنسا سے مخاطب تھا۔

~~~~~~~~~

عشاء کی نماز پڑھ کر وہ بیڈ پر آ گئی۔

افضل صاحب کی نجانے کتنی کالز آ چکی تھی لیکن اس نے بات نہ کی۔

"یہ جگہ کتنی اچھی ہے؟ کاش پاکستان میں بھی ایسا ہی ماحول میسر ہوتا تو شاید ہم بھی آج کم از کم نماز کے پابند تو ہوتے جو فرض ہے ہمارا..."

وہ چھت کو گھورتی ہوئی بولی۔

"یس... ریعان!!! ایک گیم تم نے کھیلی اب ایک میں کھیلوں گی.... اب میں یہاں سے نہیں جاؤں گی, مجھے اسی فضا میں سانس لینا ہے جہاں اپنا آپ رب کے قریب معلوم ہوتا ہے, یہاں گناہ کرنے کے مواقع کم ہیں۔بے شک نماز بے حیائی اور برائی کو دور کر دیتی ہے... "

وہ مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔
~~~~~~~~~

"ویل دیکھتے ہیں اس عربی گھوڑے کا جواب کیا ہو گا؟ تھینک یو حنا مجھے آگاہ کرنے کے لیے... "

وہ لب کاٹتی دلچسپی سے سوچنے لگی۔

وہ بیڈ پر تھی جب رافع کی کال آنے لگی۔

"اسے کیا کام ہو سکتا؟"

وہ فون دیکھ کر بڑبڑائی۔

"میں اور زینب گاڑی میں ہیں تم جلدی سے آ جاؤ نیچے..."

وہ تیز تیز بول رہا تھا۔

"خیریت؟"

وہ بولتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"ہاں خیریت ہی ہے... تم بس آ جاؤ... "

اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"ایسے ہی عبایا پہن لیتی ہوں... کپڑے بدلنے میں وقت لگ جائے گا۔"

وہ بولتی ہوئی عبایا پہننے لگی۔

"السلام علیکم! کیا ہوا اتنی جلدی میں کیوں بلایا؟"

وہ گاڑی کے پاس آتی ہوئی بولی۔

چہرے پر نقاب کر رکھا تھا۔

"وعلیکم السلام جلدی سے بیٹھ جاؤ اندر... "

زینب اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"ایسا کیا ہو گیا جو جلدی کا شور مچایا ہوا..."

وہ بڑبڑاتی ہوئی پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔

"ہم نے سوچا آج کا ڈنر ایک ساتھ کریں... "

اب کہ رافع بولا۔

"اوہ اچھا... میں تو پریشان ہو گئی۔"

وہ سانس خارج کرتی ہوئی بولی۔

"اس میں پریشانی والی کیا بات؟ تم اپنی بہن کے ساتھ ہو..."

وہ اپنائیت سے بولی۔

"بلکل... تبھی تو بھاگی بھاگی آ گئی۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

وہ تینوں البیک میں داخل ہو رہے تھے۔

فیملی سیکشن میں آ کر تینوں نے نشست سنبھال لی۔

ایک سیکشن لڑکوں کے لئے تھا جہاں صرف لڑکے بیٹھتے۔

"کیا پسند ہے بتاؤ؟ آج ہم تمہاری پسند کا لنچ کریں گے... "

رافع مسکراتا ہوا بولا۔

"پیزا بہت پسند ہے مجھے تو... "

وہ زینب کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے تم دونوں باتیں کرو میں آتا ہوں..."

وہ کہتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔

"ماموں کی طبیعت کیسی ہے؟"

وہ زینب کی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی۔

"بہتر ہیں ... تم بتاؤ کیا کرتی تھی پاکستان میں؟"

وہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"پاکستان میں... "

وہ زیر لب دہراتی مسکرانے لگی۔

"کیا ہوا؟ ویسے میں نے سنا تھا مشل کافی چنچل سی ہے... "

وہ شرارت سے بولی۔

"یقیناً چاچی نے بتایا ہو گا... ویسے ہوں میں ایک زندہ دل لڑکی ہی۔"

وہ اپنی حماقتوں پر مسکراتی ہوئی بولی۔

"مجھے کریز تھا ڈرامے,موویز دیکھنے کا, ڈانس کا... "

وہ ہنستی ہوئی بتا رہی تھی۔

"یقیناً پھر تم میری شادی کی تقریب میں بھی ڈانس کرو گی؟"

وہ پر جوش انداز میں بولی۔

"یہاں ڈانس ہوتا ہے؟"

اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

"بلکل... خوشی کا موقع ہے تو ڈانس بھی ہوتا۔فکر مت کرو صرف لڑکیاں ہوں گی لڑکوں کا الگ ہوتا ہے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر دیکھتی ہوئی بولی۔

"اوہ اچھا... تو کزن وغیرہ,, یا وہ بھی نہیں؟"

وہ دلچسپی سے اسے سننے لگی۔

"بلکل بھی نہیں... صرف لڑکیاں سو تم اپنا شوق پورا کر سکتی ہو۔"

وہ اس کا رخسار تھپتھپاتی ہوئی بولی۔

"واہ.. پھر تو مزہ آئے گا۔اور کپڑے؟"

وہ اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کپڑے جس کا جیسا دل کرتا ہے وہ پہنتا ہے.. تمہارے لئے میں نے آن لائن ایک ڈریس پسند کیا ہے اگر تمہیں بھی پسند آ گیا تو پھر یہی لے لیں گے..."

وہ فون پر انگلیاں چلاتی ہوئی بولی۔

"تم نے پسند کیا ہے نہ تو بس میں یہی پہنوں گی..."

وہ فون کی اسکرین پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

وہ مسکراتی ہوئی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"سعيدة جدا لرؤيتك لأول مرة (اتنا خوش پہلی بار دیکھ رہا ہوں تمہیں)"

رافع ٹیبل پر ٹرے رکھتا ہوا بولا۔

"لا ترید ماذا؟ (نہیں ہونا چاہیئے کیا؟)"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

مشل الجھ کر دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"أنا سعيد لرؤيتك سعيدًا(مجھے تو خوشی ہو رہی ہے تمہیں خوش دیکھ کر...) "

وہ مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔

"مجھے بھی تھوڑی سی عربی سکھا دو..."

وہ التجائیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

رافع اور زینب ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرانے لگے۔

"ضرور سکھاؤں گی ٹینشن مت لو... ابھی تو یہ کھاؤ۔"

وہ ٹرے کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مشل نے ریعان کے لئے میسج چھوڑ دیا۔

"ریعان کیسا انسان ہے زینب؟"

وہ پرسوچ انداز میں بولی۔

"اچھا انسان ہے... لیکن عربی ہے سمجھ گئی ہو گی تم۔"

وہ اس کی بات سمجھتی باور کرانے لگی۔

" قابل اعتبار ہے؟"

وہ ابھی تک اپنی سوچوں میں غلطاں تھی۔

"ہاں قابل اعتبار ہے... اتنا تو جانتی ہوں اسے۔"

وہ فون کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"تم کیوں پوچھ رہی؟ اُنسا کے لیے؟"

وہ الجھ کر بولی۔

رافع خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

"نہیں بس ایسے ہی... اُنسا نے خاصا الجھا دیا ہے نہ مجھے۔"

وہ سر جھکا کر بولی۔

"میں نے اسے کہا تھا تمہیں سچ بتا کر بلائے.. لیکن اس نے کہا کہ بہانے سے بلانا چاہیئے بعد میں تم دیکھ لینا۔اور پھر ان دونوں ریحان کے ساتھ اس کی ان بن چل رہی تھی تو بس...."

وہ جیسے اس کی الجھن رفع کرنا چاہتی تھی۔

"ٹھیک... "

وہ کہتی ہوئی گاڑی سے اتر گئی۔

"کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے یا رافع کو کال کر دینا... "

وہ باہر نکل کر اسے کے گلے لگتی ہوئی بولی۔

"تھینک یو... "

وہ مسکرا کر کہتی الگ ہوئی۔

"ایک تھپڑ لگاؤں گی اگر تھینکس بولا تو... "

وہ گھورتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

رافع ہاتھ سے اشارہ کرتا گاڑی بھگا لے گیا۔

اس کی نظریں دور تک ان کی گاڑی کا تعاقب کرتی رہیں۔

"اب کیوں بلایا تم نے مجھے؟"

بیزاری سے کہا گیا۔

وہ مڑ کر اپنے عقب میں دیکھنے لگی جہاں ریحان کھڑا تھا۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں..."

وہ اس کے چہرے پر نظریں گاڑھتی ہوئی بولی۔

"کیوں؟ اتنا پسند آ گیا ہوں؟"

وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

"نہیں.. دراصل میں یہاں سے جانا نہیں چاہتی اس لئے...."

وہ شانے اچکا کر بولی۔

"اب تک کتنے بوائے فرینڈ رہ چکے ہیں تمہارے؟"

وہ آنکھیں سکیڑتا ہوا بولا۔

"توبہ.. استغفراللہ, نعوذ باللہ... میں تمہیں ایسی لگتی ہوں؟"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے کاٹ دار لہجے میں بولی۔

"بلکل... "

وہ طمانیت سے بولا۔

"ایسی ویسی نہیں ہوں میں سمجھے... ویسے تم مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔لیکن مجبوری ہے۔"

وہ جل کر بولی۔

"ٹھیک ہے جاؤ جس سے شادی کرنی ہے کر لو... "

وہ جیب میں ہاتھ ڈالتا چلنے لگا۔

"میں تو مذاق کر رہی تھی... "

وہ اس کی راہ میں حائل ہوتی ہوئی بولی۔

وہ آنکھیں سکیڑے گھورنے لگا۔

"اب بندہ مذاق بھی نہیں کر سکتا کیا... "

وہ جبراً مسکراتی اس کے شانے پر مکا جھڑتی ہوئی بولی۔

"احمق فتاۃ....(احمق لڑکی) "

وہ تاؤ کھاتا ہوا بولا۔

"یہ عربی مت بولا کرو میرے سر پر سے گزر جاتی ہے... "

وہ اس کے ساتھ قدم اٹھاتی ہوئی بولی۔

"اصولاً تو تمہارے دل سے گزرنی چاہیئے... "

اب کہ وہ انگریزی میں بولا۔

"دل سے تو تم گزرے ہو نہ.... "

وہ دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔

"ویری گڈ... "

وہ محظوظ ہوا۔

"جھوٹی تعریف پر کیسے خوش ہو رہا ہے... میں الو بنا رہی اور یہ بنتا جا رہا... "

وہ اسے دیکھتی اردو میں بڑبڑائی۔

"مجھے الو بنانا اتنا آسان نہیں میڈم... اور کل تک تو تم بات کرنے کی روادار نہیں تھی؟"

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھنے لگا۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو اردو بول رہا تھا۔

"تمہیں اردو سمجھ آتی ہے؟ تمہیں اردو بولنی آتی ہے؟ اوہ مائی گاڈ... "

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔

وہ قہقہہ لگاتا دوسری جانب دیکھنے لگا۔

"نہیں میں تو مذاق کر رہی تھی..."

وہ لاچاری سے بولی۔

"سیئریسلی اردو میں مذاق؟ واؤ تاکہ میں سمجھ نہ سکوں؟"

اس کے منہ سے اتنی صاف اردو سن کر مشل بےہوش ہونے کے قریب تھی۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا تمہیں اردو نہیں آتی... "

وہ بس رو دینے کو تھی۔

"جہاں تم آکر رکتی ہو نہ میں وہاں سے چلنا شروع کرتا ہوں... "

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہوا بولا۔

"اب ڈراؤ تو مت... ہو تو انسان ہی نہ؟"

وہ خفگی سے بولی۔

"ویل میں سوچوں گا اس پروپوزل کے بارے میں... ویسے مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں۔"

وہ کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

مشل ہق دق سی اسے دیکھنے لگا۔

غصہ آ رہا تھا لیکن ضبط کر گئی۔

"میں انتظار کروں گی... "

وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

"کرنا بھی چاہیے تمہیں... "

وہ جلانے والی مسکراہٹ اچھالتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

"انتہائی فضول انسان ہے... "

وہ بڑبڑاتی ہوئی چلنے لگی۔

"میں سن چکا ہوں..."

وہ کھڑکی سے سر باہر نکالتا ہوا بولا۔

مشل اسے دیکھے بنا پیر پٹختی ہوٹل کی جانب چل دی۔

"کیا ضرورت تھی اس کے سامنے اتنا بولنے کی؟ اب اس نے انکار کر دیا تو پھر ساری زندگی چاچی کی شکل دیکھنا اس زین سے نکاح کر کے... "

وہ ماتم کرتی کمرے میں آ گئی۔

~~~~~~~~~

"آسیہ اب پرانی باتوں کو بھول جاؤ... ساری زندگی تم نے اپنی بے جا ضد میں دونوں بچیوں کو الگ رکھا۔اب یہ سب ختم کرو۔خو ہوگیا اسے اللہ کی رضا سمجھو... "

وہ تحمل سے اسے سمجھانے لگے۔
~~~~~~~~~

"میں اس منحوس کو اس گھر میں نہیں آنے دوں گی... بھول گئے ہیں جس دن اس دنیا میں آئی تھی ہمارے گھر کے حالات خراب ہو گئے... کتنے سال ان ماں بیٹیوں کا خرچا اٹھایا, انہیں سنبھالا؟ اور جو میرے ساتھ اس نے کیا وہ؟"

وہ جتانے والے انداز میں بولی۔

"وہ میری بہن تھی اگر کچھ کیا بھی تو احسان نہیں تھا... میرا فرض تھا یہ۔اور دیکھو اب اس بات کو تم بھول جاؤ,,وہ صرف ایک بہانہ تھا اگر اللہ کی رضا شامل ہوتی تو دوبارہ وہ موقع آ جاتا.... "

وہ تمسں سے چلائے۔

"ہاں اسی فرض میں... میں اور میرا بیٹا بہت سی چیزوں سے محروم رہے۔"

وہ ان کے غصے سے خائف ہونے کی بجائے برہمی سے بولی۔

"تم جیسی ناشکری عورت کا کچھ نہیں ہو سکتا... لیکن اب یاد رکھنا اگر تم نے مشل کو کچھ کہا تو میں لحاظ نہیں کروں گا۔وہ چند دنوں کی مہمان ہے اس لئے اپنی اس رقابت کو پس پشت ڈال دو... اور سب کو سکون سے رہنے دو۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر کہتے باہر نکل گئے۔

"ہم لینڈ لارڈ ہیں نہ جو سب کو سنبھالتے رہیں... افضل نے اپنی سر درد یہاں بھیج دی ہے۔"

وہ ہنکار بھرتی ہوئی بولی۔

"ماما اندر آ جاؤں؟"

رافع دروازے کے عین وسط میں کھڑا تھا۔

"ہاں آ جاؤ... "

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"ماما پلیز ہمارے فنکشن تک یہ سب بھول جائیں... زینب کی دلی خواہش تھی اور میں انکار نہیں کر سکتا تھا۔اس لئے پلیز میری خوشی کی خاطر کچھ وقت کے لیے اسے آنے دیں اس گھر میں..."

وہ اس کے ہاتھ پکڑے التجائیہ انداز میں بولا۔

"رافع تم نہیں جانتے... ایک بار اسے گھر میں رکھ لیا تو واپس جانے کا نام نہیں لے گی۔"

وہ خفا انداز میں بولی۔

"میں گارنٹی دیتا ہوں وہ واپس چلی جائے گی لیکن تب تک آپ کچھ نہیں بولیں گیں پرامس کریں؟"

وہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا بولا۔

"صرف تمہارے کہنے پر... "

وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

"تھینک یو... "

وہ کھل کر مسکرایا۔

"تم تو میری جان ہو... "

وہ اس کے سر پر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔

"زینب کہاں ہے؟"

وہ تعجب سے بولی۔

"میرے ساتھ تھی... اپنے کمرے میں گئی ہے ابھی۔"

وہ بولتا ہوا کھڑا ہوگیا۔

"اسے ذرا دور ہی رکھنا مشل سے... سیدھی سادھی میری بچی ہے خراب نہ کردے۔"

وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"آپ فکر مت کریں... "

وہ ہنستا ہوا باہر نکل گیا۔

"اب دو مہینے آس آفت کو برداشت کرو.. کھانا، پینا، کپڑا سب کچھ رزاق ہی دے گا۔"

وہ ناگواری سے کہتی الماری کھولنے لگی۔

~~~~~~~~~~

"بیٹا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا... اب تم واپس آ جاؤ۔"

افضل صاحب اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

"چاچو فلحال میں نہیں آ سکتی.... میں یہاں زینب کی شادی کے لیے آئی تھی اسی نے ویزہ بھیجا تھا میرا، اس لئے تقریب کے بعد ہی آؤں گی اب تو... "

وہ لب کاٹتی انہیں دیکھنے لگی۔

"ہم سوچ رہے ہیں زین کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیں... "

"میں نے کہا تو تھا ابھی شادی نہیں کرنی مجھے... "

وہ روہانسی ہو گئی۔

"تو بیٹا شادی کرنے کو کون کہہ رہا؟ صرف نکاح،، پھر جب تم کہو گی تب شادی کر دیں گے۔"

وہ سہولت سے بولے۔

"مجھے وقت چاہیئے سوچنے کے لیے... "
~~~~~~~~~~

وہ نظریں ملائے بغیر بولی۔

"ہاں لے لو وقت... کوئی مسئلہ نہیں اور وہاں تم اکیلی ہو یا؟"

"کل ماموں کی طرف جا رہی ہوں میں... رافع کا فون آیا تھا کل مجھے لینے آئے گا۔"

وہ ان کی بات کاٹتی ہوئی بولی۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے... ورنہ دھیان وہیں لگا تھا کہ اکیلی کیسے؟"

وہ پرسوچ انداز میں بولے۔

"جی... "

مختصر سا جواب آیا۔

"رزاق سے کہنا مجھے فون کرے وہ... کچھ بات کرنی ہے۔"

وہ مسکرا کر بولے۔

"جی ٹھیک ہے... چاچی اور حنا کو سلام کہیے گا۔"

اس نے کہتے ہوئے کال بند کر دی۔

وہ سانس خارج کرتی سامنے دیکھنے لگی۔

"پتہ نہیں کیا سوچا ہو گا ریعان نے؟"

وہ انگلی دانتوں تلے دبائے سوچنے لگی۔

~~~~~~~~~~

"یہ کیسی دوست ہے تمہاری؟"

وہ فون کان سے لگائے بول رہا تھا۔
~~~~~~~~~~

"کیوں؟ کیا ہوا؟"

اُنسا کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"آئی تمہارے لئے تھی اور اب مجھے پروپوز کر دیا... اب بتاؤ میں کتنی شادیاں کروں میں؟"

وہ قہقہ لگاتا ہوا بولا۔

بائیں گال پر پڑتا گڑھا ابھر کر غائب ہو گیا۔

"اچھا تو کر لو شادی... ویسے بھی تم جانتے ہو مجھے کوئی دلچسپی نہیں تم میں۔میں یہاں بہت خوش ہوں۔وہ تو بس بہانے سے بلانا تھا اسے۔"

وہ ناخن تراشتے ہوئے بولی۔

"ہاں مجھے یاد ہے اچھے سے وہ شیخ بہت پسند آیا تھا تمہیں... ویسے اب تک اسی کے ساتھ ہو نہ؟ کوئی خوشخبری نہیں آئی اب تک؟ ایسی بدکردار لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنا تو دور ساتھ کھڑا بھی نہ کروں میں اس لئے تم اس جیسے کے ساتھ ہی سوٹ کرتی ہو... "

وہ اپنی تضحیک پر تلملا اٹھا۔

"تم جتنے پاکباز ہو جانتی ہوں میں بھی اس لئے اپنی حد میں رہو... "

وہ تنک کر بولی۔

"تماشہ تم نے شروع کیا ختم میں کروں گا.... "

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"ریعان اپنی حد میں رہو... زینب کی وجہ سے میں نے جھوٹ بول کر مشل کو بلایا تھا اب تم میری دوستی خراب مت کرو...."

وہ بھڑک اٹھی۔

"لیکن تم نے مجھے نہیں بتایا بے بی... مجھے تو زینب نے سب بتایا۔اور تم مجھے دھوکے باز بولتی پھر رہی ہو تو کیا میں خاموش رہوں؟ پاگل نہیں ہوں۔

اپنی لگائی آگ میں تم خود جلو گی۔اور وہ شیخ دیکھنا کیسے غائب ہوتا ہے پھر ڈھونڈتی رہنا اس کے بچے کو لے کر.... "

وہ ہنکار بھرتا فون بند کر گیا۔

"یو بلڈی.... "

وہ فون کو گھورتی خاموش ہو گئی۔

"بھاڑ میں جاؤ تم سب... میں یہاں خوش ہوں بس... اور کسی کی پرواہ نہیں مجھے۔"

وہ منہ بسورتی صوفے سے اٹھ گئی۔

"میں نے ایسا کیا کیا تھا ممانی کے ساتھ جو وہ اتنی بری طرح ٹریٹ کرتی ہیں مجھے... "

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پرسوچ انداز میں بڑبڑائی۔

وہ انہی سوچوں میں غرق تھی جب اس کا فون رنگ کرنے لگا۔

ریعان کا نام دیکھ کر اس نے سرعت سے اٹینڈ کر لیا۔

"کیا سوچا تم نے؟"

بے چینی سے کہا گیا۔

"اوہو اتنی بے تابی؟"

وہ محظوظ ہوا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں... وہ تم نے کہا تھا نہ تو... "

اس سے کوئی بات بن نہیں پا رہی تھی۔

"اگر میں کہوں میری طرف سے انکار ہے پھر؟"

وہ آزمانے لگا۔

"پھر میں اس ہوٹل کے ٹیرس سے چھلانگ لگا دوں گی... یہی سوچ رہے ہو نہ تم؟"

وہ ہنستی ہوئی بولی۔

"تم سے توقع کی جا سکتی ہے... "

وہ معدوم سا مسکرایا۔

"اتنی پاگل بھی نہیں ہوں... اب سیدھی طرح بتاؤ؟"

وہ متجسس تھی۔

"پہلی شادی تم سے کر لوں گا اور دوسری اپنی گرل فرینڈ سے... "

وہ بولتا ہوا کھڑکی کے پاس آ گیا۔

مشل کا منہ کھل گیا۔

"اچھا... "

آس کے چہرے پر مایوسی در آئی۔

"کیا ہوا؟اچھا نہیں لگا؟"

وہ لطف لے رہا تھا۔

"نہیں برا کیوں لگے گا مجھے... تمہاری زندگی ہے جو مرضی فیصلہ لو۔مجھے بس یہاں رہنا ہے۔"

یکدم اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے پھر کب نکاح کرنا ہے بتاؤ؟ ابھی آ جاؤں؟"

وہ شرارت سے بولا۔

"تم پاگل ہو گیا؟ میں پہلے ماموں سے اجازت لوں گی اس کے بعد... اب لگتا ہے تمہیں بہت جلدی ہے۔"

اب کہ اس نے چوٹ کی۔

"میں تو تمہارا خیال کر رہا تھا... "

وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

"اتنا میرا خیال...."

وہ قہقہہ لگاتی ہوئی بولی۔

"ظاہر ہے... کافی رشتے بن جاتے ہیں تم سے اور اب تو بہت خاص رشتہ قائم ہونے والا ہے۔"

وہ معنی خیزی سے بولا۔

"پھر سعودیہ کی لڑکیوں کا خیال کون رکھے گا؟ تم تو میرا رکھ رہے نہ؟"

آنکھوں میں شرارت تھی۔

دوسری جانب ریعان کا جاندار قہقہہ سنائی دیا۔

"ہنسنا تو جیسے فرض ہے اس پر... "

وہ فون کو گھورتی ہوئی بڑبڑائی۔

"ان سب کا خیال بھی میں ہی رکھوں گا تم فکر مت کرو... یہ سوچ لو رہ لو گی میرے ساتھ؟"

وہ ٹہلنے لگا۔

"عجیب سے لوگوں کے ساتھ رہنے کا کوئی تجربہ نہیں لیکن اب ہو جائے گا...."

وہ لب دبائے مسکرانے لگی۔

"آہاں... عجیب، دیکھ لو اسی عجیب کے پاس تم خود چل کر آئی ہو۔ویسے بڑی ہی ناشکری ہو تم۔"

وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

"وہ کیسے؟"

مشل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"بیٹھے بٹھائے اتنا اچھا رشتہ مل گیا۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔

"بلکل دِیا لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا ایسا اچھا رشتہ....ہونہہ... "

تنک کر کہتے ہی اس نے کال کاٹ دی۔

وہ تعجب سے فون کو دیکھنے لگا۔

"احمق فتاۃ... (احمق لڑکی) "

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

~~~~~~~~~

"آج میری دوسری بیٹی بھی آ گئی..."

وہ مشل کو سینے سے لگاتے ہوئے بولے۔

وہ مسکراتی ہوئی زینب کی جانب بڑھ گئی۔
~~~~~~~~~

آسیہ دکھائی نہیں دے رہی تھی اور وہ خوش تھی اس بات سے۔

"ماموں آپ سے اجازت چاہیئے؟"

زینب اور رافع جا چکے تھے وہاں سے...

"ہاں میرے بچہ بولو؟"

وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"آپ ریعان....کو جانتے ہیں؟"

اس کے لہجے میں جھجھک تھی۔

"ہاں بیٹا اسے تو سالوں سے جانتے ہیں ہم....اللہ جنت نصیب کرے تمہارے بابا کو...ریعان کے والد صاحب ان کے دوست تھے پھر میری بھی دوستی ہوگئی, اکثر آنا جانا بھی ہوتا تھا... "

وہ پرانے وقت کو یاد کرتے مسکرانے لگے۔

"کیا مہ... میں اس سے شادی کر لوں؟ میں یہاں سے جانا نہیں چاہتی زندگی بلکل تغیر ہو گئی ہے اور مجھے یہاں کی زندگی پسند آئی ہے۔"

وہ گھبراتی ہوئی ساری بات بول گئی۔

چند لمحے وہ بغور اس کا چہرہ دیکھتے رہے جس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں تم یہیں رک جاؤ... اس طرح دونوں بہنیں ایک دوسرے سے مل سکو گی... چلو دیکھتے ہیں ویسے لڑکا برا نہیں ہے وہ۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"میں زینب کے پاس جاؤں؟"

وہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

اپنے منہ سے خود رشتے کی بات کرنا اسے معیوب لگ رہا تھا۔

"ہاں ہاں جاؤ... "

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"ماموں ایک اور بات... میں زین سے شادی نہیں کرنا چاہتی, ساری زندگی چاچی کی باتیں سنی ہیں اب مزید نہیں۔آپ چاچو کو فون کر کے بات کر لیں۔"

وہ دروازے میں رک کر بولی۔

"تم فکر مت کرو... میں سوچ سمجھ کر فیصلہ لوں گا۔مجھ پر چھوڑا ہے تو بھروسہ بھی رکھو۔"

لہجہ پر اعتماد تھا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

~~~~~~~~~

"کس خوشی میں مشل سے بات کی آپ نے؟"

رقیہ کڑے تیور لئے بولی۔

"تم دخل مت دو... زندگی بچوں نے گزارنی ہے ہم نے نہیں... کیا بھروسہ کل کا سورج دیکھتے بھی ہیں یا نہیں اور ان کو اپنے فیصلوں کی بھینٹ چڑھا دیں۔"

ضبط کے باعث ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"مجھے بھی اپنے بیٹے کی خواہش نظر آتی لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی نظر آتا ہے کہ مشل کیسی لڑکی ہے..."
~~~~~~~~~

وہ تلملا اٹھی۔

"کیسی لڑکی ہے؟"

وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔

"ایسی لڑکیاں نسلیں تباہ کرتی ہیں... ناچ گانے کے سواء کچھ دکھائی نہیں دیتا اسے, نہ نماز کا نہ قرآن کا۔ایسی لڑکی کیا تربیت کرے گی میری نسل کی؟"

وہ زہر اگلنے لگی۔

"بس کر دو... یہ تم عورتوں کے ڈرامے ختم نہیں ہوتے... آئے دن کبھی کچھ کبھی..."

فون کی رنگ ٹون نے انہیں خاموش کروا دیا۔

"ہیلو؟"

انجان نمبر دیکھ کر ان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"میں رزاق بات کر رہا ہوں... کیسے ہو؟"

بھاری آواز اسپیکر پر ابھری۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ... زینب کیسی ہے؟"

وہ سپاٹ انداز میں بولے۔

"ہاں شکر للہ کا وہ بھی ٹھیک ہے... مشل بتا رہی تھی تم زین کے رشتے کی بات کر رہے تھے؟"

وہ مدھم آواز میں بولے۔

"ہاں میں نے سوچا گھر کی بچی گھر میں ہی رہ جائے۔"

وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولے۔

"لیکن میرا خیال ہے اب اسے سعودیہ میں رہنا چاہیئے... زندگی کا ایک بڑا حصہ دونوں بہنیں الگ رہیں اب انہیں پھر سے جدا کرنا مناسب نہیں۔"

وہ پرسوچ انداز میں بولے۔

"کچھ سوچا ہے تم نے؟ بات تو ویسے ٹھیک ہے آسیہ کی ضد کے باعث دونوں دور رہیں..."

وہ آسودگی سے بولے۔

"میرے ایک عزیز دوست کا بیٹا ہے اگر تمہیں اعتراض نہیں تو میں رشتہ کی بات کروں ان سے؟ یہ خواہش مشل کی ہے کہ وہ واپس نہیں جانا چاہتی۔"

وہ بول کر خاموش ہو گئے۔

"ٹھیک ہے اگر وہ واپس نہیں آنا چاہتی تو تم بات چلاؤ... ویسے بھی یہاں اس کے آنے سے کوئی بد مزہ ہو جائے گا۔اس کی زندگی مزید کٹھن نہیں بنانا چاہتا۔"

وہ رقیہ کو گھورتے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہے میں پھر تمہیں دوبارہ فون کروں گا... "

اس سے قبل کہ وہ فون بند کرتے افضل صاحب بول پڑے۔

"اور ہاں ایک بات... تم نے ہمیں کیوں آگاہ نہیں کیا؟ مشل مجھ سے ناراض ہو رہی تھی کہ میں نے جھوٹ بولا اس سے... "

وہ خفگی سے بولے۔

"بس یار سب کچھ افراتفری میں ہوا کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔تکلیف کے لئے معذرت چاہتا ہوں,,پھر بات ہو گی للہ حافظ... "

انہوں نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

"اگر وہ اپنی زندگی سکون سے گزارنا چاہتی ہے نہ تو اسے کہہ دیں یہاں واپس نہ آئے۔بہت برداشت کرلیا اسے... ورنہ جہنم کیا ہے اچھے سے جان جائے گی۔"

وہ حقارت سے کہتی باہر نکل گئی۔

"نجانے عورت عورت کی دشمن کیوں بن جاتی ہے... اچھا ہے رزاق مشل کی شادی وہاں کر دے۔ ورنہ مجھے ہی ذمہ دار ٹھہرائے گی کہ سب جانتے بوجھتے اس اندھے کنواں میں دھکیل دیا۔"

وہ بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے بولے۔

"حنا روٹی لے کر آؤ... "

وہ آواز دیتے اخبار دیکھنے لگے۔

~~~~~~~~~

"جاؤ بیٹا مشل کو بلا لاؤ جلدی سے... "

رزاق صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

"آپ گاڑی میں بیٹھیں میں اسے لے کر آتی ہوں..."

وہ مسرت سے کہتی چلی گئی۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے رافع کے ہمراہ باہر نکل گئے۔

مشل بیڈ پر بیٹھی فون کو دیکھ رہی تھی۔

"جلدی سے عبایا پہن لو... "

وہ اپنا عبایا نکالتی ہوئی بولی۔
~~~~~~~~~

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟"

وہ متفکر سی اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں سب خیریت ہے اب تم سوال جواب میں وقت کا ضیاع مت کرو... "

وہ خفگی سے بولی۔

"تم اسطرح اچانک ہی بولتی ہو سب..."

وہ منہ بناتی عبایا پہننے لگی۔

"اُنسا کی کچھ خبر؟"

یکدم زینب کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"نہیں... اگر اسے ذرا برابر بھی پرواہ ہوتی تو وہ یہاں آ جاتی۔"

چہرے پر سختی در آئی۔

"ایک چیز تو ہم نے سوچی نہیں..."

زینب نقاب کرتی اس کے سامنے آگئی۔

"کیا؟"

مشل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"اُنسا کا رد عمل کیا ہو گا جب اسے تمہارے اور ریعان کے متعلق معلوم ہو گا؟"

وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

"ہمارا کوئی پیار محبت کا تعلق تو نہیں ہے... بس یوں سمجھ لو ایک کانٹریکٹ ہے۔"

وہ لاپرواہی سے شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

"اچھا اس کو بعد میں سوچیں گے اب چلو..."

وہ اس کی بازو پکڑے چلنے لگی۔

"ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھی تھی لیکن اب صبر جواب دے گیا۔

"کورٹ میں... "

زینب مسرت سے بولی۔

"کیوں؟"

آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔

"تمہارے نکاح کے لیے... "

اب کہ جواب رزاق صاحب کی جانب سے آیا جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے۔

وہ سکتے میں آ گئی۔

"کس کے ساتھ؟ نکاح اور وہ بھی کورٹ میں؟"

وہ جھنجھلا کر بولی۔

"یہاں کورٹ میں مولوی موجود ہوتا ہے جو نکاح پڑھاتا ہے۔یہی رواج ہے یہاں... "

زینب خوشی سے نہال ہو رہی تھی۔

وہ ہکا بکا سی اسے دیکھنے لگی۔

ریحان اپنے والد اور والدہ کے ہمراہ کورٹ میں موجود تھا۔

سب اتنی اچانک ہوا کہ وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

چند پل میں وہ مشل طارق سے مشل ریعان بن چکی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو... اب تم مجھ سے دور نہیں جاؤ گی۔"

زینب اسے گلے لگاتی ہوئی بولی۔

وہ نم آنکھوں سے دیکھتی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"سنو... "

ریعان گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

وہ جو رافع کی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی آواز سن کر رک گئی۔

"بولو؟"

وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

"دو ماہ بعد میں شادی کی تقریب کروں گا تب تک تم انکل رزاق کے پاس رہو گی.. اور ہاں ایک بات یاد رکھنا یہ شہر اور یہ جگہ تب تک تمہارے لئے محفوظ اور اچھی ہے جب تک تمہارا کردار مضبوط ہے۔جب تمہارے دل میں برائی پیدا ہوئی تب یہ شہر,یہ آزادی تمہارے لئے اچھی نہیں رہے گی۔"

وہ معمول کے خلاف سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

"مطلب میں ٹھیک ہوں تو یہ آزادی بھی ٹھیک ہے؟ لیکن اچانک تم یہ سب کیوں کہہ رہے؟"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"بلکل... میں تمہیں منع نہیں کروں گا باہر جانے سے لیکن تم اپنی حدود یاد رکھنا اور ایک بات میں دوسری شادی کروں گا اس لئے کوئی واویلا مت مچانا... یہاں پر معمولی سی بات ہے یہ۔"

وہ کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

مشل کا چہرہ بے تاثر تھا۔

شاید وہ اس چیز کے لئے تیار تھی۔

وہ سر جھکائے گاڑی کی جانب چلنے لگی۔

~~~~~~~~~

"کس کی اجازت سے اس منحوس کا نکاح کروایا ہے آپ نے؟ مجھے بتانا تک گوارا نہیں.... "

آسیہ رزاق صاحب پر برس رہی تھی۔

"تمہاری اجازت درکار نہیں مجھے... "

وہ رکھائی سے بولے۔

"اب تو یہ لڑکی بلکل میرے گھر نہیں رہے گی نکال کر باہر پھینکیں اسے.... "

وہ حقارت سے چلائیں۔

"آسیہ بس... بہت برداشت کر لیا تمہیں۔اب اگر مزید ایک لفظ بولا تو مشل نہیں تم جاؤ گی یہاں سے۔"

وہ تلملا اٹھے۔

وہ ہکا بکا سے انہیں دیکھنے لگی۔

"بلکل تم جاؤ گی... گھر چھوڑ کر جانا ہے تو جاؤ۔میرا بیٹا اور بہو میرے ساتھ ہیں تم جانا چاہو تو جا سکتی ہو کوئی نہیں روکے گا تمہیں..."

وہ ہنکار بھرتے صوفے پر بیٹھ گئے۔
~~~~~~~~~

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے رزاق کو دیکھ رہی تھی۔

زبان گنگ ہو گئی۔

یہ توقع ہرگز نہیں تھی آسیہ کو۔

"اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟ جانا ہے تو جاؤ نہ... "

وہ سخت سست سنانے لگے۔

"تم اس کے لئے....مجھے نکال... رہے ہو؟"

الفاظ بمشکل ادا ہو رہے تھے۔

"یہی بات اگر میں بیس سال پہلے بول دیتا تو حالات بلکل مختلف ہوتے...."

وہ تاسف سے کہتے نفی میں سر ہلانے لگے۔

"اگر اس گھر میں رہنا ہے تو دوبارہ مشل کے خلاف ایک لفظ نہ سنوں میں... جس کوتاہی کی تم اسے سزا دے رہی ہو تب وہ بچی تھی۔ بھول جاؤ اب آخری بار کہہ رہا ہوں ویسے بھی دو مہینے بعد وہ چلی جائے گی یہاں سے۔"

وہ بے رخی سے منہ موڑے ہوئے بولے۔

وہ ششدر سی کمرے سے باہر نکل گئی۔

~~~~~~~~

"تم خوش ہو؟ رزاق نے بتایا تھا مجھے نکاح کا... "

وہ افضل صاحب تھے۔

"جی چاچو... زینب سے مل کر اب دل نہیں کرتا اس سے دور جانے کو۔"
~~~~~~~~

نمی پھر سے آنکھوں کی زینت بن گئی۔

"للہ نصیب اچھے کرے... ویسے میری خواہش تھی زین کے ساتھ لیکن رقیہ کو دیکھ کر مجھے یہی مناسب لگا۔"

وہ معدوم سے مسکرائے۔

"حنا کہاں ہے؟"

وہ اسکرین کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"ٹی وی دیکھ رہی ہے... بہت یاد کرتی ہے تمہیں... "

وہ مسکراتے ہوئے حنا کو بلانے چلے گئے۔

وہ زینب کے کمرے میں تھی۔

گھنٹہ بھر وہ حنا کے ساتھ محو گفتگو رہنے کے بعد باہر نکل آئی۔

کچھ سوچ کر اس نے اُنسا کا نمبر ملایا۔

"کیسی ہو؟"

مدھم سی آواز اسپیکر پر سنائی دی۔

"میں ٹھیک ہوں اور تم؟"

وہ سیڑھیوں میں ہی بیٹھ گئی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں... تم نے ریعان سے نکاح کر لیا؟"

وہ ششدر تھی۔

"ہاں... کیونکہ میرے پاس کوئی جواز نہیں تھا یہاں رکنے کا۔"

وہ لاچاری سے شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

"تم نے مجھے بتایا بھی نہیں... "

وہ شکوہ کر گئی۔

"تم نے تو ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ وہاں کیوں گئی ہو؟"

وہ ماربل کے فرش پر انگلی پھیرتی ہوئی بولی۔

"ویسے مجھے شادی کرنی بھی نہیں تھی ریعان سے..."

بے اختیار اس کے منہ سے نکل گیا۔

"تو پھر مجھ سے جھوٹ بولا تم نے؟"

مشل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"ہاں... "

مختصر سا جواب آیا۔

"تمہیں محبت نہیں ریعان سے؟ مجھے اپنا آپ مجرم معلوم ہو رہا تھا... "

وہ لب کاٹتی ہوئی بولی۔

"نہیں مجھے اس سے محبت نہیں... اگر محبت ہوتی تو خود سمجھا لیتی اسے۔لیکن تمہیں ایک دھوکے باز انسان سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے تھا۔"

وہ جیسے ناخوش تھی۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا... مجھے بس یہاں رہنا تھا۔"

"چلو جیسے تمہاری مرضی.... میں نے وہ تصاویر دیکھی جو تم نے بھیجی تھیں۔ جھوٹ ایک دن بے نقاب ہو ہی جاتا ہے..."

اس کے لہجے میں مایوسی در آئی۔

مشل خاموش تھی شاید اس کے منہ سے سچ سننا چاہتی تھی۔

"میں نے تم سے جھوٹ بولا تھا ریعان نے مجھے دھوکہ نہیں دیا بلکہ میں نے اسے دھوکہ دیا,, دوبئ میں عبداللہ بن حشام کے پاس آئی ہوں جس سے میں محبت کرتی ہوں۔ میرے علم میں نہیں تھا ریعان کے پاس تصویریں ہیں ورنہ میں تمہیں سعودیہ اس بہانے سے نہ بھیجتی کیونکہ مجھے اپنی امیج بہتر رکھنی تھی۔ خیر بس یہی تھا میں کسی اور کو پسند کرنے لگی تھی اس لئے ریعان کا اور میرا تنازعہ چل رہا تھا۔ اب تو شاید سب کو ہی معلوم ہوگیا ہو میرے متعلق... "

وہ سرد آہ بھرتی ہوئی بولی۔

"صرف ایک سبق ملا ہے تم سے... دوستی کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو اندھا اعتماد اور بھروسہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کون کب کہاں بدل جائے کوئی نہیں بتا سکتا...."

وہ زینب کو دیکھتی کھڑی ہو گئی۔

"جیسے تمہیں ٹھیک لگے... "

اس نے کہتے ہوئے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔

"اُنسا سے بات کر رہی تھی؟"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"ہاں..."

وہ کہتے ہوئے سامنے کمرے کا دروازہ کھولنے لگی۔

"آج میں تمہیں وہ کوتاہی بتاتی ہوں جس کے باعث ممانی تم سے نفرت کرتی ہیں... "

وہ کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی بولی۔

مشل خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم جب تین سال کی تھی نہ تب ایک دن ماما گھر پر نہیں تھیں۔نجانے کیسے تم نے کھیلتے ہوئے شیمپو اٹھا لیا اور سیڑھیوں سے کچھ فاصلے پر گرا دیا۔"

وہ سرد آہ بھرتی خاموش ہو گئی۔

"پھر؟"

بے چینی سے کہا گیا۔

"پھر کیا؟ تب ممانی پریگنیٹ تھیں اور وہ پھسل گئیں۔ڈاکٹر بے بی کو بچا نہیں سکے اور وہ تمہیں ذمہ دار ٹھہراتی ہیں اس بات کا۔بس یہی وجہ ہے تم سے حقارت کی، کہ تم نے ان کے ساتھ غلط کیا بقول ممانی کے...."

وہ نفی میں سر ہلاتی بول رہی تھی۔

"میں اتنی چھوٹی تھی مجھے تو یاد بھی نہیں..... اور دیکھا جائے تو ایک بچی سے ہوا وہ سرزد جس کی سزا انھوں نے اتنی بھیانک دی اور آج تک اسے دل میں رکھے ہوئے ہیں۔"

مشل کو آسیہ کی عقل پر شبہ ہو رہا تھا۔

"کیا کر سکتے ہیں؟ سب نے سمجھانا چاہا کہ اللہ کی رضا شامل نہیں تھی، اس میں تمہارا قصور نہیں۔لیکن نہیں وہ اپنی بات پر قائم رہیں۔"

وہ بولتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"مانتی ہوں نقصان بڑا تھا لیکن وہ ایسی عمر نہیں تھی کہ میں نے جان بوجھ کر کیا... "

مشل کو اب غصہ آنے لگا تھا۔

زینب کے چہرے پر معدوم سی مسکراہٹ ابھر کر غائب ہو گئی۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔سب لوگ یہی بات سمجھا سمجھا کر تھک چکے ہیں لیکن خیر چھوڑو اب..."

وہ الماری کی جانب بڑھتی ہوئی بولی۔

مشل بھی خاموش ہو گئی۔

~~~~~~~~~

دو ماہ بعد:

آج وہ پھر زینب کے ہمراہ Corniche آئی تھی۔

یہ سفید مسجد اسے بہت پسند آئی تھی۔جو پانی میں تیرتی محسوس ہوتی تھی۔

وہ دونوں اس وقت نماز پڑھ کر مسجد میں ہی بیٹھی تھیں۔

"مسجد میں بیٹھ کر باتیں کرنا مناسب نہیں اس لئے باہر چلتے ہیں.... "

زینب چہرے کو نقاب سے چھپاتی ہوئی بولی۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ہمراہ باہر نکل آئی۔

ساحل سمندر پر چلتے ہوئے یہ نیلا پانی ان کے پیروں پر بوسے دے رہا تھا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو تم؟ کچھ دن بعد تم ریعان کے گھر چلی جاؤ گی... "

زینب نے گفتگو کا آغاز کیا۔
~~~~~~~~~

"پتہ نہیں... فلحال تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔میرے اندر کیا چل رہا ہے میں خود بھی نہیں جانتی... "

وہ لاعلمی سے شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

"ایک منٹ رافع کی کال ہے... "

وہ ہاتھ سے اشارہ کرتی وہیں رک گئی۔

مشل چند قدم آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ گردن گھما کر وہاں موجود لوگوں کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں کس نے بتایا؟ اچھا بھیجو مجھے تصویریں... "

وہ متفکر سی مشل کو دیکھنے لگی۔

کال بند ہو چکی تھی۔

واٹس ایپ پر تصویریں موصول ہوتے ہی اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

"تو مطلب رافع ٹھیک کہہ رہا ہے... ریحان دوسری شادی کر رہا ہے؟"

وہ متحیر تھی۔

"اب مشل کو کیسے بتاؤں؟"

وہ لب کاٹتی سوچنے لگی۔

"پتہ نہیں کیا گزرے گی اس پر یہ جاننے کے بعد... "

وہ بڑبڑاتی ہوئی اس کے پاس آگئی۔

"کیا ہوا؟ کچھ کہنا ہے؟"

مشل بغور اس کی آنکھوں کو دیکھتی ہوئی بولی جہاں الجھن نمایاں تھی۔

"ہاں... وہ... یہ تصویریں رافع نے بھیجی ہیں۔"

وہ ہچکچاتی ہوئی اسے تصویریں دکھانے لگی۔

مشل کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔

"تمہیں شاک نہیں لگا؟"

وہ اسے پرسکون دیکھ کر ششدر سی بولی۔

"نہیں... کیونکہ نہ اسے مجھ سے محبت ہے نہ ہی مجھے... بس ایک احترام ہے اس رشتے کا ہم دونوں کے دل میں۔"

وہ طمانیت سے بولی۔

"لیکن پھر بھی... وہ دوسری شادی کر رہا ہے... "

وہ زور دے کر بولی۔

"میں جانتی ہوں... مجھے بس یہاں رہنا تھا اور میں یہاں ہوں اب وہ آزاد ہے جو مرضی کرے اپنی زندگی میں۔"

وہ سانس اندر کھینچتی ہوئی سمندر کی شور مچاتی لہروں کو دیکھنے لگی۔

"گھر چلتے ہیں... "

وہ زینب سر جھکائے پارکنگ کی جانب چلنے لگی۔

وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی۔

مشل ڈرائینگ روم میں آ گئی جبکہ زینب اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ فون نکال کر ریعان کا نمبر ملانے لگی۔

"یس... "

اس کی ہشاش بشاش سا آواز سنائی دی۔

"اگر تمہیں نکاح کرنا تھا تو چھپ کر کرتے یا پھر ہماری تقریب کے بعد کر لیتے... "

وہ مدھم آواز میں بولی۔

"کیا مطلب؟"

وہ الجھ گیا۔

"کچھ نہیں... "

اس نے کہتے ہوئے کال بند کر دی۔

اس تھوڑے سے وقت میں دونوں کی ذہنی ہم آہنگی ہو گئی تھی۔

فون پر ریعان کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

اسے برا لگا تھا۔

نجانے دوسری شادی کا سن کر یا اپنی تقریب سے پہلے کا سن کر۔

اس نے فون آف کر دیا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اب سب مجھ سے پوچھیں گے... ریعان میں کس کس کو مطمئن کروں گی؟"

وہ آنکھوں میں بڑھتی نمی کو صاف کرتی ہوئی بولی۔

یہ آنسو سب کو مطمئن کرنے کی پریشانی کے نہیں بلکہ اس دکھ کے تھے جو ریعان کی دوسری شادی نے اسے دیا تھا۔

وہ پاؤں اوپر کرتی چہرہ گھٹنوں پر رکھے سوچنے لگی۔

عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی وہ۔

~~~~~~~~~

"میری شادی میں آؤ گی؟"

چہرہ سپاٹ تھا۔

"نہیں... سوری۔"

وہ نادم سی بولی۔

"کوئی بات نہیں، یہ بتاؤ اب دوبئی میں رہو گی؟ واپس نہیں آؤ گی؟"

وہ اب کچھ بھی توقع کر سکتی تھی اُنسا سے۔

"نہیں لیکن تب تک، جب تک میں شادی نہیں کر لیتی اس کے بعد ہی آؤں گی۔"

اُنسا کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"فون کیا کوئی خاص بات تھی؟"

مشل اب بدل چکی تھی۔خود سے بات نہیں کرتی تھی اُنسا سے۔کچھ ریحان کے باعث وہ الجھی ہوئی تھی۔

"کیا تمہیں فون کرنے کے لیے کسی وجہ کا ہونا لازم ہے؟ کیا ہم اب دوست نہیں؟"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"دوست ہیں لیکن تم اعتبار کھو چکی ہوں۔جانتی ہوں اعتبار شیشے کی مانند ہوتا ہے ایک ہی پل میں کرچی کرچی ہو جاتا۔اس کانچ کو اگر جوڑا بھی جائے تو وہ دڑار نہیں جاتی اس میں سے۔"
~~~~~~~~~

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔

مزید بنا کچھ کہے اُنسا نے کال بند کر دی۔

مشل نے آنکھیں بند کرتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی۔

~~~~~~~~~

وہ دن بھی آ گیا جس کا سب کو شدت سے انتظار تھا۔

مشل اور زینب عروسی لباس پہنے سٹیج پر بیٹھی تھیں۔

ہال میں خوب گہما گہمی تھی۔

اس ہال میں صرف خواتین تھیں۔

مردوں کا ہال الگ تھا اور کسی مرد کو عورتوں کے ہال میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔

وہ خوش نہیں تھی۔

زینب گاہے بگاہے اس پر نظر ڈال رہی تھی جو سپاٹ انداز میں ڈانس کرتی لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ پریشان تھی اس کے لیے۔

"ہاں... "

اس نے مسکرا کر اسے مطمئن کرنا چاہا۔

تصاویر کے لئے لڑکی کو بلایا گیا تھا جو دلہن اور باقی سب کی تصویریں بنا رہی تھی۔

"تم ڈانس نہیں کرو گی؟"
~~~~~~~~~

یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"نہیں.. بوجھل سی طبیعت ہے۔"

وہ آہستہ سے بولی۔

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔

آسیہ مہمانوں کے پاس تھی۔

زینب کی دوست تھی جو ڈانس کر رہی تھی۔

مشل کو کسی بھی شے میں دلچسپی نہیں تھی۔

اس دن کے بعد سے اس نے ریحان سے بات نہیں کی تھی۔

اس کا فون آج بھی بند تھا۔

ریحان نے اس سے رابطہ کرنے کی سعی کی لیکن مشل ہر بار انکار کر دیتی۔

وہ اپنی سوچوں میں غرق تھی۔

کب وہ ہال سے ریحان کے گھر آئی اس نے دھیان نہ دیا۔

اس وقت وہ ریحان کے کمرے میں بیٹھی تھی۔

دل میں عجیب وسوسے جنم لے رہی تھے جنہیں وہ تھپک کر سلا رہی تھی۔

وہ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے سامنے آ بیٹھا۔

"تم نے فون کیوں بند کر رکھا تھا؟"

وہ سیدھا مدعے پر آیا۔

"ایسے ہی... "

وہ چہرہ موڑ کر ڈریسنگ کو دیکھ رہی تھی۔

"اور ملنے کیوں نہیں آتی تھی جب میں گھر آتا تھا؟"

وہ آبرو اچکا کر بولا۔

"مجھے جو مناسب لگا میں نے کیا... "

چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔

"تم بیوقوف تھی, ہو اور ہمیشہ رہو گی..."

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب؟"

وہ پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔

"مطلب یہ میڈم کہ وہ میری شادی نہیں تھی رافع کو غلط فہمی ہوئی تھی... اور یہ غلط فہمی میں نے خود پیدا کروائی تھی۔"

وہ پرسکون سا بول رہا تھا۔

"تم نے؟ لیکن کیوں؟ اور مجھے تو رافع نے نہیں بتایا کہ وہ غلط فہمی تھی... "

وہ چبا چبا کر بولی۔

آنکھوں سے خفگی عیاں تھی۔

"ہاں کیونکہ میں نے منع کیا تھا کہ اس بیوقوف کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں..."

وہ جلتی پر تیل کا کام کر رہا تھا۔

"ہاں کیونکہ ساری عقل تو تم نے جمع کر لی ہے نہ... "

وہ تپ کر بولی۔

"ہاہاہاہا... "

وہ قہقہ لگاتا نفی میں سر ہلانے لگا۔

"تم کتنی جلدی سنجیدہ ہو جاتی ہو نہ... بلکل پاگل ہو۔"

وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔

مشل مٹھی بند کرتی ضبط کر رہی تھی۔

"کہاں ہے تمہاری دوسری بیوی؟"

وہ آبرو اچکا کر بولی۔

"بہت دل کر رہا ہے ملنے کو؟"

وہ سادگی سے بولا۔

"نہیں تمہیں یہاں سے بھیج کر سونے کا ارادہ رکھتی ہوں... کیونکہ مزید کچھ فضول میں سن نہیں سکتی۔"

وہ بگڑ کر بولی۔

"شوہر سے ایسے بات نہیں کرتے... اور تمہاری چھوٹی سی عقل میں اضافہ کرتا چلوں وہ شادی میرے دوست کی تھی۔یہ دیکھو..."

وہ فون نکال کر نکاح کی تصویریں دکھانے لگا۔

مشل کے چہرے پر حیرت کا عنصر ابھرا جسے اس نے بروقت چھپا لیا۔

"لڑکے کے گھر والے رضامند نہیں تھے تو اس لئے میں اسے ریاض لے گیا اور وہاں جا کر نکاح کروا دیا... "

وہ فون جیب میں ڈالتا تفصیل سے آگاہ کرنے لگا۔

"اچھا... "

وہ شرمندہ ہو گئی۔

"مانا کہ یہاں لوگ چار چار شادیاں بھی کرتے ہیں لیکن دو چار تمہیں ایسے بھی مل جائیں گے جو ایک ہی بیوی پر اکتفا کرتے ہیں۔میرے ابو نے بھی ایک ہی شادی کی تھی اور میرا بھی فلحال تو یہی ارادہ ہے۔"

وہ شرارت سے بولا۔

مشل کا سر جھکا ہوا تھا۔

آخری جملے پر وہ سر اٹھا کر اسے گھورنے لگا۔

ریحان اسے دیکھتا مسکرانے لگا تو بائیں گال پر پڑتا ڈمپل بھی عود آیا۔

"تم مجھے پہلے ہی سب بتا سکتے ہیں... "

وہ جتانے والے انداز میں بولی۔

"ہاں اگر مجھے معلوم ہوتا میری بیوی اتنی احمق فتاۃ ہے... "

وہ سرد آہ بھرتا ہوا بولا۔

"اس کا مطلب کیا ہے؟ تم نے پہلے بھی بولا تھا نہ ایسے؟"

وہ گھورتی ہوئی بولی۔

"اس کا مطلب ہے احمق لڑکی... "

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"دس از ٹو مچ ریحان...."

وہ بار بار اپنے بارے میں ایسا تبصرہ سن کر تلملا اٹھی۔

"تم نے جو کیا وہ بھی ٹو مچ تھا... خیر اب مجھے لگتا ہے کہ کشیدہ حالات ختم ہو گئے تو تم ماتم کرنا چھوڑ سکتی ہو۔"

وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"میں کوئی ماتم نہیں کر رہی تھی... "

وہ سنبھل کر بولی۔

"ہاں ہاں میں جانتا ہوں... کیسے تم نے دن رات میرے ہجر اور بیوفائی میں کاٹے ہیں..."

وہ الماری کھولے کھڑا تھا۔

"تم صرف فضول ہی بول سکتے ہو..... "

وہ بدمزہ ہوئی۔

"نہیں میں اچھا بھی بول سکتا ہوں... کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جائیں گے۔اور یہ بھی کہ تم بہت اچھی لگ رہی ہو، اتنی اچھی کہ نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا ہے۔"

وہ گردن گھما کر بولا۔

"کب؟"

وہ بے صبری سے بولی۔

اسی دن کی وہ منتظر تھی۔جب وہ اپنے محرم کے ساتھ جاتی۔

"جب تم کہو... "

وہ نرمی سے بولا۔

وہ مسکراتی ہوئی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

~~~~~~~~~

"زینب میں بعد میں بات کرتی ہوں تم سے ابھی حنا کی کال آ رہی ہے۔"

وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"چلو ٹھیک ہے چاچی کو میرا اسلام دینا۔"

اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

"کیسی لگ رہی ہوں میں؟"

حنا پرجوش انداز میں بولی۔

"بہت اچھی... باقی سب کو بھی دکھاؤ... "

وہ اشتیاق سے بولی۔

"میں نے سوچا تھا تم واپس آ جاؤ گی تو ایک ساتھ ڈانس کریں گے..."

وہ منہ بسورتی کیمرہ باقی لوگوں پر مارنے لگی۔

"سب لڑکے بھی ہوتے ہیں اس لئے چاچی ہمیں منع کرتی ہیں تمہیں بھی نہیں کرنا چاہئے۔"

وہ نرمی سے بولی۔

وہ بغور زین کو دیکھنے لگی جس کے ہمراہ رقیہ بیٹھی تھی۔
~~~~~~~~~

"اب اپنی شکل تو ٹھیک کرو ایسا لگ رہا ہے کسی نے مار پیٹ کر بٹھایا ہے۔"

رقیہ خفگی سے بولی۔

"آپ کے کہنے پر یہ منگنی کر رہا ہوں نہ اس لئے اب مزید فرمائش مت کریں... "

وہ ناخوش تھا۔

"اس کی شادی ہوگئی ہے اب تو یہ سوگ منانا چھوڑ دو۔میرا اکلوتا بیٹا ہے کیا میں اپنے ارمان بھی پورے نہ کروں؟"

وہ منہ بناتی اس کے بال درست کرنے لگیں۔

"زین خوش نہیں ہے؟"

کافی دیر بعد مشل نے لب کھولے۔

"نہیں... تمہیں پتہ تو ہے تم سے شادی کرنی تھی اس نے لیکن خیر میں تو بہت خوش ہوں... "

وہ یہاں سے وہاں سب کو دکھا رہی تھی۔

"بہت یاد کرتی ہوں میں تمہیں..."

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"اب تم کبھی واپس نہیں آؤں گی؟"

یکدم وہ اداس ہو گئی۔

وہ بولتی ہوئی چئیر پر بیٹھ چکی تھی۔

"کس نے کہا ایسا؟ دیکھنا بہت جلد ریعان اور زینب کو لے کر آؤں گی۔"

وہ گھورتی ہوئی بولی۔

"سچ میں؟"

وہ چہکی۔

"بلکل... ریعان بلا رہا ہے میں تھوڑی دیر بعد تمہیں کال بیک کرتی ہوں۔"

وہ لیپ ٹاپ بند کرتی اٹھ گئی۔

یہ گھر ریعان کا تھا اس کے والد اور والدہ الگ گھر میں رہتے تھے۔وہاں یہی رواج تھا شادی کے بعد لڑکا الگ گھر لیتا جس میں اپنی بیوی کے ہمراہ رہتا۔

"کیا نہیں مل رہا آج؟"

وہ دوسرے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

"میری ٹائی نہیں مل رہی..."

وہ کالر کھڑی کئے ہوئے تھا، چہرے پر خفگی تھی۔

"ایک منٹ..."

وہ کہتی ہوئی الماری کے سامنے آ گئی ریعان دو قدم پیچھے ہٹ گیا تاکہ وہ ڈھونڈ سکے۔

"یہ دیکھو یہیں تو پڑی ہے..."

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"جب سے تم آئی ہو کچھ ملتا ہی نہیں ہے۔"

وہ شیشے کے سامنے آتا ہوا بولا۔

"جی نہیں یہ بات نہیں ہے۔جب سے میں آئی ہوں تمہیں سب کچھ مجھ سے لینے کی عادت ہے۔ ویسے اس ٹائم جناب کدھر؟"

وہ گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔

"تمہاری سوتن سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔"

وہ شرارت سے بولا۔

"جاؤ لیکن واپس یہاں نہیں آنے دوں گی... "

وہ اسے گھورتی بکھرا ہوا سامان سمیٹنے لگی۔

"ہاہاہاہا.... یار ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں، اگر نہیں یقین تو آ جاؤ ساتھ۔"

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آ گیا جو الماری میں کپڑے رکھ رہی تھی۔

"مہربانی... جاؤ تم ویسے بھی مجھے حنا سے بات کرنی ہے زین کی منگنی ہے۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولی۔

"اوکے میں جلدی آ جاؤں گا۔"

وہ اس کی ناک دباتا باہر نکل گیا۔

وہ راہداری میں اس کی پشت دیکھتی مسکرانے لگی۔

~~~~~~~~

وہ ریعان کے ہمراہ حرم میں داخل ہوئی۔

آج بھی کیفیت کچھ اس روز والی ہی تھی شاید اسے صحیح دیدار نصیب نہیں ہوا تھا۔

وہ کعبے کی چادر کو ہاتھ سے چھو رہی تھی۔ آنکھیں برسنے لگیں۔

اس کے بعد وہ نماز پڑھ رہی تھی ریعان کی نگاہیں اسی پر تھیں۔
~~~~~~~~

اس کی خوشی آنکھوں سے عیاں تھیں جو بظاہر چھلک رہی تھیں لیکن یہ آنسو خوشی کے تھے وہ جانتا تھا۔

"یااللہ میں تیری شکر گزار ہوں تو نے مجھے اس قابل سمجھا اور اپنے گھر بلایا۔گناہ تو بہت کئے چھوٹے ہی سہی لیکن ہیں بہت، پھر بھی مجھے امید ہے یہاں میرے ہر گناہ کی معافی مل جائے گی اور اس کے بعد میں کبھی ان کے پیچھے نہیں جاؤں گی... شاید یہی آ کر انسان کو اپنے سارے گناہ دکھائی دیتے ہیں۔"

پلکوں پر ٹھہرے موتی اس کے ہاتھ میں گر رہے تھے۔

"مجھے یقین ہے میں ایک اچھی مسلمان بن جاؤں گی، ایسی جو تجھے پسند آ جائے اور میرا رب میرا مددگار ثابت ہوگا۔اس دن جب میں آئی تھی تو محرومیاں تھیں میرے پاس، لیکن آج ہر محرومی ختم ہو گئی ہے مجھے میری بہن مل گئی مزید ایک محبت کرنے والا شوہر۔ سمجھ نہیں آ رہی کس کس بات کا شکریہ ادا کروں؟ وقت ہر گھاؤ کا مرہم ہے۔ہر اذیت کا ازالہ کر دیتا ہے۔بس انسان ہی بے صبرا واقع ہوتا ہے ورنہ اللہ تو کسی کا حق نہیں رکھتا کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا، ہر شے کا وقت مقرر ہے جیسے میرا یہاں آنا میرے محرم کے ہمراہ لکھا تھا۔آس دن افسوس ہو رہا تھا اور آج انتھک خوشی۔"

آنسوؤں کی روانی بڑھ گئی۔

وہ ہچکیاں لیتی بول رہی تھی۔

ریعان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

وہ پانی کی بوتل پکڑے اس کے پاس آ گیا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

مشل کی ہچکی بندھ چکی تھی۔

وہ رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی جو اس کے دائیں جانب بیٹھا متفکر تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ریحان کے ہاتھ سے بوتل پکڑ لی۔

"ایسا کیا مانگ رہی تھی؟"

وہ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو آنسوؤں سے تر تھا۔

"یہ میرے اور اللہ کے بیچ ہے..."

وہ کعبہ شریف کو دیکھتی ہوئی نم آنکھوں سے مسکرانے لگی۔اس کا دل بھر آیا تھا شاید یہ منظر ہی اتنا مسحور کن تھا کہ انسان چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پاتا۔

****

ختم شد